Registered with the Registrar of news papers for India at No. R. N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۶
ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۲
شرح چندہ
سالانہ ۔ ۱۵ روپے
ششماہی ۔ ۸ روپے
ممالک غیر ۔ ۳۰ روپے
فی پرچہ ۔ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian. Pin 143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ صلح (جنوری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب آف لندن کی زبانی مؤرخہ یکم صلح کی اطلاع مظہر ہے کہ " حضور کی صحت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمدللہ ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

● ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت ناسازی کمزور چلی آرہی ہے ۔ احباب محترمہ سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں ۔

قادیان ۱۰ صلح (جنوری) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمدللہ ۔

قادیان ۱۰ صلح (جنوری) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمدللہ !

۲۲ محرم ۱۳۹۷ ہجری | ۱۳ صلح ۱۳۵۶ ہش | ۱۳ جنوری ۱۹۷۷ ء

گیانا (جنوبی امریکہ) میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ایک نئے خانۂ خدا کی تعمیر!

افتتاحی تقریب میں ٹرینیڈاڈ اور سورینام کے مبلغین سمیت ۱۴۰ احمدی احباب کی شرکت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد اسلم صاحب قریشی مبلغ انچارج گیانا

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ امسال اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ گیانا کو اپنی چوتھی نئی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ۔ جس کا افتتاح مؤرخہ ۱۲ نومبر ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا ۔ اس مسجد کی تعمیر سے جو ایک بڑے بارونق اور اہم قصبہ روز گنال میں باموقعہ جگہ پر تعمیر ہوئی ہے ۔ اس علاقہ میں جماعتِ احمدیہ کی مقبولیت اور اشاعت کو بفضلہٖ تعالیٰ بڑی تقویت پہنچی ہے اور جماعت تیزی کے ساتھ اپنی تعداد اور اثر و رسوخ کے لحاظ سے ترقی کے منازل طے کرنے لگی ہے ۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک

مسجد احمدیہ روز گنال کے لئے قطعۂ زمین دس سال قبل ۱۹۶۵ء میں مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغِ اسلام کے زمانہ میں خریدا گیا جس کے لئے موصوف نے کافی تگ و دَو اور محنت سے کام کیا ۔ اُس وقت اس جگہ ابھی صرف جماعت کی داغ بیل ہی پڑی تھی اور جماعت اس قابل نہ تھی کہ فوری طور پر مسجد تعمیر کر سکے ۔ بعد میں اس مقام سے احمدی احباب کے دوسرے مقامات کی طرف ہجرت کر جانے اور کچھ دوستوں کے وفات پا جانے کی وجہ سے اس جگہ مسجد کی تعمیر کا کام کافی عرصہ تک معرضِ التواء میں پڑا رہا ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں چند ایک نئے مخلصین کو جماعتِ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت عطا فرمائی ۔ اور گذشتہ تین چار سال سے اس مسجد کی تعمیر کی ضرورت بڑی شدت کے ساتھ محسوس کی جانے لگی ۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مسجد کی بنیادیں مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے زمانہ ہی میں استوار کر دی گئی تھیں اور اس کا بنیادی پتھر ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ فائنہ آرچرڈ نے رکھا تھا ۔

چنانچہ امسال جون میں جماعت روز گنال کے احباب نے بقیہ ساری جماعت کے دوستوں کے تعاون سے اس بات کا عزمِ صمیم کیا کہ وہ اپنی مدد آپ کے اصول پر کوشش اور ہمت سے کام لیتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے مسجد کی تعمیر کا کام مکمل کریں گے کام کا آغاز کرنے کے لئے چند سو ڈالرز کی رقم ہمارے پاس مسجد فنڈ میں جمع تھی ۔ اس قلیل اور معمولی رقم سے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ماہ جون کے آخر میں رضاکارانہ بنیادوں پر کام شروع کر دیا گیا ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ہمیں جس قسم کے کام کے لوگوں کی ضرورت تھی (خواہ وہ معمار ہوں، بڑھئی ہوں، بجلی کا کام کرنے والے ہوں یا عام محنت و مشقت کا کام کرنے والے ہوں) رابطہ قائم کرنے پر سب نے بڑی خوشی اور اخلاص سے اپنی خدمات پیش کر دیں ۔ مستقل طور پر صرف ایک محنتی، تعمیر کا کام جاننے والے دوست کو ہمیں اُجرت پر ملازم رکھنا پڑا تاکہ کام مستقل طور پر جاری رہے ۔ اور اس دوست نے بھی بفضلہٖ تعالیٰ کام کو رضاکارانہ رُوح کے ساتھ بڑی مستعدی سے انجام دیا ۔ فجزاہ اللہ خیراً ۔

تعمیر کا کام چار ماہ سے کچھ زیادہ عرصہ تک جاری رہا ۔ اس عرصہ میں تقریباً ہر اتوار کو پبلک تعطیل کی وجہ سے وسیع اور پُرجوش وقارِ عمل کا اہتمام کیا جاتا رہا ۔ جس میں احمدی اور غیر احمدی احباب بھی خواہ بوڑھے ہوں یا جوان یا بچے سب ہی بڑے شوق سے حصّہ لیتے اور ہر اتوار کو تعمیر کا کام نمایاں طور پر ترقی کر جاتا ۔ نہ صرف مقامی دوست بلکہ دیگر جماعتوں سے بھی کافی فاصلہ طے کر کے بعض نوجوان وقارِ عمل میں حصّہ لینے کے لئے آتے رہے ۔ اس موقعہ پر اکثر اوقات روز گنال کی جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم جان محمد الہ دین صاحب جن کا گھر مسجد سے تین میل کے فاصلہ پر ہے ہمانوں اور رضاکاروں کے لئے کھانا پکوا کر لاتے اور بڑی محبت سے اُنہیں کام کے دوران ہی کھلاتے ۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔ اس کے علاوہ وقارِ عمل کا اہتمام کرنے، لوگوں سے رابطہ قائم کرنے اوزار اکٹھے کرنے اور سامانِ تعمیر مہیا کرنے میں بھی برادرم جان محمد الہ دین صاحب نے بہت قابلِ قدر خدمات انجام دیں ۔ اُن کی چھوٹی سی دین کار ہر وقت مسجد کے کام میں مصروف رہتی ۔ ظاہر ہے سامانِ تعمیر خریدنے کے لئے عطایا کی وصولی کا کام بھی نہایت ضروری ہوتا ہے ۔ علاوہ ازیں مٹیریل کی صورت میں عطایا جات حاصل کرنے کے لئے بھی کافی تگ و دَو کرنی پڑتی ہے

سوانِ ہر دو امور میں بھی موصوف نے خاکسار کے ساتھ بھرپور تعاون کیا ۔ بہت دفعہ ہم دونوں نے ان مقاصد کیلئے مختلف جماعتوں، قصبات اور دیہات کا دَورہ کیا ۔ اور ذی اثر و ذی ثروت لوگوں سے عطایا اکٹھے کیے جو ساتھ کے ساتھ تعمیر کے کام پر خرچ ہوتے رہے ۔

سامانِ تعمیر کا عطیہ فراہم کرنے میں دو دوستوں نے بڑی فراخ حوصلگی کا مظاہرہ کیا اِن میں سے ایک تو ہمارے احمدی دوست مکرم علی محمد صاحب ہیں ۔ جنہوں نے مسجد کا ڈھانچہ کھڑا کرنے کے لئے عمارتی لکڑی مہیا کی اور بعد میں مسجد کے رنگ و روغن میں بھی قابلِ قدر حصّہ لیا ۔ اور دوسرے دوست مکرم محمد ایوب صاحب ہیں جو اگرچہ ابھی جماعت میں شامل نہیں ہیں مگر جماعت کی اسلامی خدمات کے مداح ہیں ۔ انہوں نے مسجد کے لئے سب سے زیادہ سامانِ تعمیر عطیۃً فراہم کیا جو کم از کم دو ہزار ڈالر کی مالیت کا ہوگا اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرمائے ۔ اور مؤخر الذکر دوست کو جلد سلسلہ حقّہ میں شمولیت کی سعادت عطا فرمائے آمین ۔ ہماری مسجد کی تعمیر کے آغاز سے یہ دوست اتنے خوش ہوئے کہ انہوں نے مسجد سے ملحقہ خالی پلاٹ اپنا نیا مکان تعمیر کرنے کے لئے منتخب کیا ۔ محض اس بناء پر کہ مسجد کے قُرب میں ان کے بچے نیک تربیت حاصل کر سکیں گے ۔ اور اب یہ شاندار مکان قریباً مکمل ہو چکا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیک نیتی میں برکت ڈالے آمین ۔ ہمارے یہ دونوں کرم فرما یعنی مکرم علی محمد صاحب احمدی اور مکرم محمد ایوب صاحب لکڑی کے بہت وسیع کاروبار کے مالک ہیں اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں غیر معمولی برکت ڈالے آمین ۔ علاوہ ازیں چھوٹے پیمانے پر اور بھی کئی دوستوں نے دستِ تعاون بڑھایا مسجد کے برآمدے کے لئے سامان امیر علی برادرز نے دیا ۔

(آگے صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر ۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۱۳ صلح ۱۳۵۶ ہش!

حضرت امام ہمام کے ارشاداتِ عالیہ

اور

احبابِ جماعت کی ذمہ داریاں!

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ جو ہر سال دونوں مراکز میں خاص اہتمام کے ساتھ منعقد ہوتا ہے' اس کے بارہ میں سیدنا حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام' خدا تعالیٰ سے علم پا کر بہت بڑی بشارتیں قبل از وقت شائع فرما چکے ہیں۔ اور آج ایک لمبا عرصہ ان باتوں کے اشاعت پذیر ہو جانے کے بعد ان بشارتوں کو اپنی آنکھوں پورا ہوتے ہوئے ہم مشاہدہ کرتے ہیں جن دوستوں کو ذاتی طور پر ان جلسوں میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوتی ہے اور چند روز مرکزِ سلسلہ کے روحانی ماحول میں گزارنے کی توفیق پاتے ہیں وہ اپنے وطنوں کو لوٹنے پر اپنے اندر اسلام کی خدمت و اشاعت کا ایک تازہ اور زندہ جذبہ لے کر لوٹتے ہیں۔ اور اپنی روحوں میں ایسی جلا اور ایمانوں میں ایسی تازگی پاتے ہیں جس کی کیفیت محسوس تو کی جا سکتی ہے لیکن الفاظ میں ان کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں ہوتا ——— یہ تو انفرادی فوائد و برکات ہیں جو شرکاء جلسہ' جلسہ سالانہ سے ہر سال ہی حاصل کرتے ہیں اور انشاء اللہ العزیز حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ اس وقت ہم جلسہ سالانہ کے ان چند عظیم القدر فوائد کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جو جماعتی نوعیت کا رنگ رکھتے ہیں۔ ان فوائد میں سرِفہرست حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاداتِ عالیہ سننے اور ان پر اطلاع پانا ہے۔ یہ ارشادات اپنے اندر روحانی قسم کے ریفریشر کورس کا رنگ رکھتے ہیں۔ کسی جماعت کا کامیاب امام وہی ہوتا ہے جو جماعت کی صحیح رنگ میں قیادت کرے ——— جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں احبابِ جماعت کو حضرت امام ہمام کی زبان مبارک سے اس رفتار کا جائزہ سننے کا بھی موقعہ ملتا ہے جو اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی جماعت' اسلام کی خدمت و اشاعت کے سلسلہ میں بجا لا رہی ہے۔ اور ساتھ کے ساتھ اُن راہوں کی نشاندہی فرمائی جاتی ہے جن پر چل کر جماعت کو اس مہم میں پہلے سے زیادہ تیز قدموں سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم اس بات کو اس طرح بھی ذہن نشین کر سکتے ہیں کہ حضرت امام ہمام کے جلسہ سالانہ کے دنوں میں احباب جماعت کو جو بھی خطاب ہوتے ہیں' وہ آئندہ کا لائحہ عمل اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور ہر احمدی کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان ارشاداتِ عالیہ کو بغور پڑھے' سنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائے ———!!

اخبار بدر کی گزشتہ دو اشاعتوں میں آپ نے ربوہ کے سالانہ جلسے کے موقعہ پر حضور پُرنور کے خطابات کا خلاصہ پڑھ لیا اور قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو روح پرور پیغام موصول ہوا' اُس کا مکمل متن بھی آپ مطالعہ فرما چکے۔ اب ان سب ارشادات پر عمل کرنے اور ان ہدایات سے زیادہ سے زیادہ جماعتی اور انفرادی فوائد حاصل کرنے کی ضرورت ہے ———!

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت امام ہمام مؤید من اللہ خلیفہ برحق ہیں۔ اس لئے حضور کے ہر خطاب میں جماعت کے لئے وہ تمام کچھ راہنمائی کی زرّیں باتیں موجود ہوتی ہیں جو قرآن کریم کی آیتِ استخلاف میں خلیفہ برحق کے اہم کاموں میں شمار کی گئی ہیں۔ مثلاً آیتِ استخلاف میں برحق خلفاء کے جو چار موٹے موٹے کام بیان کئے گئے ہیں' ان میں سے پہلے دو بڑے کام یہ ہیں:۔ اوّل جماعتِ مومنین کے لئے تمکینِ دین۔ دوم برگزیدہ جماعت پر آنے والے خوف کے حالات کو امن کے ساتھ بدل دینے کا کام۔

اگرچہ جماعتِ احمدیہ کی یوم تاسیس ہی سے مخالفت چلی آ رہی ہے۔ لیکن سنہ ۱۹۷۴ء میں جس قسم کی مخالفت کا طوفان اُٹھا اور اس کے بعد جس قسم کے حالات رونما ہوئے اُن کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ اُن خطابات کا مطالعہ کریں جو حضور نے ربوہ میں احبابِ جماعت سے فرمائے یا قادیان کے جلسہ سالانہ میں روح پرور پیغام کی صورت میں احبابِ جماعت کے مطالعہ میں آیا۔ ان سب خطابات اور پیغام میں ایک طرف جماعت کو پیش آمدہ مشکلات اور پریشانیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کی اس انداز میں تلقین فرمائی کہ تکالیف کی شدت' روحانی لذت اور سرور سے بدل گئی۔ دوسری طرف جس ولولہ انگیز طریق پر احبابِ جماعت کو ان کے اصل مطمح نظر کی طرف متوجہ کیا وہ خالصۃً تمکینِ دین کا پہلو رکھتا ہے۔ اس وقت ہم احباب جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی یاد دہانی کرانے جا رہے ہیں۔ اس لئے اس مناسبت سے حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کا خلاصہ در خلاصہ چند مختصر سے اقتباسات کے ذریعہ پیش کرتے ہیں تا احباب کو وہ تمام امور مستحضر ہو جائیں اور ان پر عمل کرنے کے لئے سہولت ہو۔ مثلاً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطاب میں فرمایا :۔

(۱) "آج سے ۸۶ سال قبل جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان سے غلبہ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی بشارت کے عین مطابق آواز بلند کی تو اُس وقت آپ اکیلے تھے دوسرا کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ تھا۔ لیکن آج اُس آواز پر لبیک کہنے والوں کی تعداد کروڑ سے بھی اوپر جا پہنچی ہے۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ مڈل ایسٹ اور ایشیا کے دیگر ممالک میں سے ہر ملک میں آج خدا کے فضل سے احمدی موجود ہیں اور ان ممالک کے لوگ ان کے نمونہ کو دیکھ کر اور بنی نوع انسان سے ان کی ہمدردی اور خدمت کو دیکھ کر ان کا احترام کرتے ہیں۔ آج اس جماعت کے ذریعہ صرف مغربی افریقہ میں ہی لاکھوں کی تعداد میں لوگ دہریت عیسائیت اور بد مذہب کو چھوڑ کر اسلام کے دامن میں جمع ہو چکے ہیں۔ اور اس طرح خدا کا یہ وعدہ پورا ہو گیا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام حضرت مسیح موعودؑ) لیکن جو کچھ ہوا محض خدا کے فضل سے ہوا۔ ہمارا فرض یہی ہے کہ قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور ہمیشہ انکساری۔ تواضع اور عاجزی کی راہ پر چلتے رہیں۔ کیونکہ ہمارے خدا کو عاجزانہ راہیں ہی پسند ہیں ———"

(۲) ایک اور خطاب میں حضور نے فرمایا :۔

"اگر ہم قرآن کریم پر پختگی کے ساتھ پنجہ ماریں۔ اس پر غور کریں اس سے راہنمائی حاصل کر کے اس پر عمل بھی کریں تو نہ صرف یہ کہ ہم اسلام کے خلاف ہونے والے تمام حملوں کا کامیاب دفاع کر سکتے ہیں بلکہ ہمیں ایسا نورِ فراست حاصل ہو جائے گا جس کے ذریعہ ہم سائنس اور عقل پر بھروسہ کرنے والوں پر ان کے عقلی نتائج کا بودا پن بھی ثابت کر سکتے ہیں۔" حضور نے فرمایا:۔

"اسلام اور قرآن سے بھٹکی ہوئی دنیا کو خدا کی طرف واپس لانا آج جماعتِ احمدیہ کا کام ہے۔ ہمارے ارد گرد جو شور بپا ہے ہمیں اس کی طرف مطلق توجہ نہ دینی چاہیئے۔ اور خدا پر توکل کرتے ہوئے اپنی تمام صلاحیتوں کو غلبہ اسلام کی آسمانی مہم کے لئے وقف کر دینا چاہیئے۔ اور راہ کے کانٹوں کی پرواہ کئے بغیر اپنے مقصد کے حصول کے لئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی عاجزانہ طور پر دعاؤں میں مصروف رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو قرآن کی طرف آنے کی ہدایت دے۔"

(۳) اور قادیان کے جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو روح پرور پیغام احبابِ جماعت کے نام موصول ہوا اس میں بھی حضور انور نے ایسی اہم بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"دنیا مادی وسائل کی فراوانی اور سائنس اور ٹیکنالوجی میں بے مثال ترقی کے باوجود آج اس سکون اور اطمینان سے محروم ہے جو حقیقی کامیابی و فلاح کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ اپنے مسائل کو حل کرنے کے لئے دانشوروں نے بہت سے جتن کئے ہیں۔ کبھی صنعتی انقلاب برپا کیا کبھی کمیونزم اور سوشلزم کے نظام جاری کئے مگر مسائل جوں کے توں ہیں۔ ایک عالمگیر بےچینی اور بے اطمینانی کی فضا ہے جو ہر جگہ طاری ہے۔ حقیقی سکون و راحت اور اطمینانِ قلب اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا اور فرمانبرداری میں مضمر ہے۔ یہی وہ امر ہے جسے سمجھانے اور دنیا کو اس کے دکھوں سے نجات دلانے کے لئے اسلام کی طرف سے گزشتہ چودہ سو سال سے ایک مجاہدہ جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس مجاہدہ کی ذمہ داری جماعتِ احمدیہ پر عائد ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس سلسلہ میں جماعت نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ایسی والہانہ قربانی پیش کی ہے جس کی مثال سوائے صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہیں نہیں ملتی۔ اور اس کے عظیم ثمرات اب ہر شخص کو نظر آ رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بلاشبہ لاکھوں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں اور ہر ملک اور ہر خطہ میں سچائی کا بیج بویا جا چکا ہے لیکن ابھی دنیا کی کثیر آبادی ایسی ہے جسے ہم نے اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ بظاہر یہ بڑا مشکل کام ہے مگر ہمارا ایمان ہے کہ یہ کام ہمارے ذریعہ سے ہی ہونا ہے اور ہونا بھی ہے بہت تھوڑے عرصہ میں۔ کیونکہ آئندہ صدی میرے نزدیک غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں گے اور پھر اپنی استعداد کے مطابق

(آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

ہماری بقا۔ ترقی اور کامیابی کا انحصار تدابیر پر نہیں بلکہ دُعا اور محض دُعا پر ہے

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہر آن اپنے ربّ کے حضور دُعا کرتے رہیں !!

الٰہی اس مقصد کے حصول کے سامان جلد پیدا فرما جس کے لئے تُو نے ہماری جماعت کو قائم فرمایا ہے۔!!

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آج میں دوستوں کو پھر اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری بقا، ہماری ترقی اور

ہماری کامیابی کا انحصار

تدابیر پر نہیں بلکہ دُعا اور محض دُعا پر ہے عقل بھی اس نتیجہ پر پہنچتی ہے اور قرآن کریم کی تعلیم بھی ہمیں یہی سبق دیتی ہے۔

عقلاً یہ بات اس طرح ہے کہ اس وقت، ساری دُنیا کی آبادی قریباً تین ارب ہے اس میں بڑے آباد ملک بھی ہیں۔ مثلاً روس ہے، چین ہے، امریکہ ہے، انگلستان ہے اور یورپ کے دوسرے ممالک ہیں۔ اور ان میں بسنے والی اقوام میں بڑی کثرت سے پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں۔ اور کچھ ایسی اقوام بھی ہیں جن میں پڑھے لکھے افراد کی نسبت اپنی آبادی کے لحاظ سے کم ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر تیس فی صدی آبادی کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نوّے کروڑ انسان لکھنا پڑھنا جانتے ہیں اگر ہم ان میں سے

ہر ایک انسان کے ہاتھ میں یہ پیغام

پہنچانا چاہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق امتِ محمدیہ میں اپنے مسیح اور مہدی کو مبعوث فرمایا ہے۔ آؤ اور اس کی طرف سے پیش کردہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس کے سامنے جھکو۔ اور اس جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوعِ انسان کے لئے اس کے ذریعہ آج گاڑا ہے تا تم اپنی اس زندگی میں بھی کامیاب ہو اور اُخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کو پا سکو۔

تو صرف یہی پیغام پہنچانے کے لئے ہمیں ایک دفعہ ۹۰ کروڑ آدمیوں کے لئے ایک ورقہ اشتہار دینا پڑے گا۔ اور اس مختصر اشتہار پر جس کی تعداد ۹۰ کروڑ ہوگی کتابت وطباعت اور کاغذ کے خرچ کے علاوہ صرف پوسٹیج (یعنی اس کی ترسیل کے لئے) جو ٹکٹ لگیں گے ہمیں ان کے لئے چھ کروڑ تیس لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی۔

اس کا مطلب یہ ہے

کہ ان اشتہارات کو ڈاک کے ذریعہ بھیجنے کے لئے چھ کروڑ تیس لاکھ روپیہ ہو تب جاکر کہیں ہم اس بات میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ ہر انسان کے ہاتھ میں صرف یہ پیغام پہنچا دیں کہ خدا تعالیٰ کا ایک مامور مبعوث ہو چکا ہے تم دین کی فلاح اور حسنات کے حصول کے لئے اس کی آواز پر کان دھرو۔ ظاہر ہے کہ اتنے ذرائع ہمیں میسّر نہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس کام کے لئے ہمیں اس رقم کی ہی ضرورت نہیں بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دقتیں ہیں جو اس مقصد کے حصول کی راہ میں حائل ہیں۔ مثلاً دنیا کا ایک حصّہ ایسا بھی ہے جو ہماری بات سُننے کے لئے تیار نہیں بلکہ جب اسے بات سُنائی جائے تو وہ ہماری بات سُننے کی بجائے ہمیں گالیاں دینے پر اُتر آتا ہے۔ پھر

دُنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصّہ

ایسا بھی ہے جو ظاہری اخلاق کا مظاہرہ کر کے ہماری بات تو سُن لیتا ہے لیکن اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اخلاق کا یہ تقاضہ ہے کہ ہم اُن کی بات سُن لیں۔ انہیں بات کہنے سے منع نہ کریں۔ لیکن ہمیں اس بات کی بھی ضرورت نہیں کہ پوری توجہ سے ان کی بات سُنیں۔ پھر جو لوگ ہماری بات کو سُنتے ہیں اور توجہ سے بھی سُنتے ہیں اُن میں سے بھی بڑے حصّہ کے دلوں کی کھڑکیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی

صداقت کے قبول کرنے

کے لئے اُن کی شامتِ اعمال کی وجہ سے کھلتی نہیں۔ غرض ہماری راہ میں بڑی مشکلات ہیں۔ اگر ہم محض اپنی تدابیر پر بھروسہ کریں تو ہماری ناکامی یقینی ہے۔ اس لئے ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ کامیابی کے جو وعدے اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو دیئے ہیں وہ محض تدابیر کی بنا پر اور محض ہماری کوشش کے نتیجہ میں پُورے نہیں ہو سکتے ہمیں اس کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے جس کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے۔ پس

عقل بھی ہمیں یہی بتاتی ہے

کہ تدبیر پر بھروسہ کرنا ہرگز درست نہیں۔
عقل کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں جو تعلیم دی ہے اس میں کامیابی کے حصول کے لئے محض تدبیر کافی نہیں۔

الٰہی سلسلے دُعا کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے

چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۂ فرقان کے آخر میں فرماتا ہے:۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا
دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ
فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ٥

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے رسُول! تُو کہہ دے کہ میرا ربّ تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے، اگر تمہاری طرف سے دُعا نہ ہو۔ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ۔ لغت میں ہے دَعَاهُ اُس نے اس کو پکارا۔ رَاغَبَ اِلَيْهِ۔ اس کی طرف رغبت کی۔ اِسْتَعَانَهُ اس سے مدد چاہی۔ ان معنوں کی رُو سے اس حصّۂ آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ جب تک تم اللہ تعالیٰ کو اپنا مطلوب اپنا مقصود اور اپنا محبوب بناکر اس سے امداد حاصل کرنے کے لئے اور اس کی نصرت چاہنے کے لئے اُسے نہیں پکارو گے تو مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي اُسے تمہاری کیا پرواہ ہوگی۔ وہ

يَعْبَؤُا کے مفہوم کے مطابق

تم سے سلوک نہیں کرے گا۔ عَبَأَ۔ يَعْبَؤُا کے لغت میں یہ معنے ہیں کہ

مَا عَبَأْتُ بِهٖ اَیْ لَمْ اُبَالِ
بِهٖ وَ اَصْلُهٗ مِنَ الْعِبَا
اَیِ الثِّقْلُ كَاَنَّهٗ قَالَ مَا
اَرٰى لَهٗ وَزْنًا۔ قَالَ تَعَالٰى
قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا
دُعَاؤُكُمْ وَ قِيْلَ مِنْ
عَبَأْتُ الطِّيْبَ كَاَنَّهٗ قِيْلَ
مَا يَبْقِيْكُمْ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ
وَقِيْلَ عَبَيْتُ الْجَيْشَ وَ
عَبَأْتُهٗ هَيَّأْتُهٗ وَعَبِيَّةُ
الْجَاهِلِيَّةِ مَا هِيَ مُدَّخَرَةٌ
فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِنْ حَمِيَّتِهِمُ
الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ قَوْلِهٖ
اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ
الْجَاهِلِيَّةِ۔

ان معانی کی رُو سے اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عَبَا کے مفہوم والا سلوک تم سے کرے گا۔ سوائے اس کے کہ تمہاری دُعا اس کے جلوہ حُسن واحسان کو جذب کرے۔ اب

يَعْبَؤُا کے چار معنیٰ بنتے ہیں

اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب تک تم میرے حضور عاجزی اور انکسار کے ساتھ نہیں جھکو گے اور مجھ سے مدد طلب نہیں کرو گے اور میری

قوّتِ کاملہ پر بھروسہ

نہیں کرو گے اور یہ یقین پیدا نہیں کرو گے کہ تم میرے فضل کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتے اس وقت تک میری نظر میں تمہاری کوئی قدر ومنزلت نہیں ہوگی اور تمہارے اعمال میری نظر میں کوئی وزن نہیں رکھیں گے۔

يَعْبَؤُا کے دوسرے معنوں کے مطابق اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ

جب تک تم دُعا سے کام نہیں لو گے تو اللہ تعالےٰ تمہاری بقا کے سامان نہیں کرے گا۔ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ یعنی عاجزانہ دُعاؤں کے بغیر تمہارے لئے قیومیتِ باری کے جلوے ظاہر نہیں ہوں گے۔

تیسرے معنوں کے رُو سے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي کی تفسیر ہوگی کہ تمہیں جان لینا چاہیئے کہ تمہاری تیاریاں اس وقت تک تمہیں کامیابی کا مُنہ نہیں دِکھا سکیں گی جب تک کہ

آسمان سے ملائکہ کی فوج

کا نزول نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے اذن اور حکم سے آسمان سے فرشتے اُتریں اور تمہاری مدد کریں تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم دُعا کے ذریعہ میری اس نعمت کو حاصل کرو۔ کیونکہ عَبَّيْتُ الْجَيْشَ کے معنی ہیں هَيَّأْتُهُ یعنی لشکر کو پُورے ساز و سامان کے ساتھ تیار کردیا۔ اور اُسے حکم دیا کہ جس مقصد کے لئے اُسے تیار کیا گیا ہے اس کے حصُول کیلئے باہر نکلے۔

چوتھے حمیّت کے معنوں کی رُو سے اس آیت کا یہ مفہوم ہوگا کہ اللہ تعالےٰ تمہارے لئے غیرت نہیں رکھے گا اور غیرت نہیں دکھائے گا جب تک کہ تم دعاؤں کے ذریعہ سے اس کی غیرت کو تلاش نہ کرو۔

حضرت مسیح موعُود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے ؎

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِ سزا ہوئے

پس یہاں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اس غیرت کے پردہ کو صرف

دُعا ہی چاک کرسکتی ہے

اگر تم دُعاؤں کے ذریعہ اور میری محبّت کے واسطہ سے میری مدد اور نصرت کے متلاشی ہو گئے تو مَیں ایسے سامان پیدا کردوں گا کہ ہمارے درمیان کوئی غیریت باقی نہیں رہے گی۔ تب میری غیرت تمہارے لئے جوش میں آئے گی۔ اور تم اپنے مقاصد کو حاصل کرسکو گے۔

غرض اس مختصر سی آیت میں اللہ تعالےٰ نے بڑے وسیع مضامین بیان کئے ہیں۔ جن کا اختصار کے ساتھ مَیں نے ذکر کیا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ یعنی تم لوگ دُعا کی طرف متوجّہ نہیں ہوتے اور

اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبّیک

کہتے ہوئے اس جماعت میں شامل نہیں ہوتے جو صبح و شام دُعاؤں میں مشغول رہنے والی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم اس بات کو جھٹلا رہے ہو کہ دُعا کے بغیر خدا تعالےٰ کی نگاہ میں نہ اعمال کا کوئی وزن ہے۔ اور نہ کسی قوم یا کسی انسان کی قدر و منزلت ہے۔ تم اس نمبر ۲ بات سے بھی انکاری ہو کہ تمہاری مدد کے لئے خدائے قیّوم کے حکم، منشا اور ارادہ کی ضرورت ہے تم اس بات کو بھی جھٹلا رہے ہو کہ انسان کامیابی صرف اسی صورت میں حاصل کرسکتا ہے جب اس کے

مقصد کے حصُول کے لئے

آسمان سے ملائکہ کی افواج نازل ہوں۔ اور وہ بنی نوعِ انسان کے دِلوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کردیں۔ تم اسؔ بات کو بھی جھٹلا رہے ہو کہ جب تک تم میں اور خدا تعالےٰ میں غیریت قائم رہے گی۔ خدا تعالےٰ کی مدد نازل نہیں ہوگی۔

فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا۔ چونکہ تم ان صداقتوں کو جھٹلا رہے ہو۔ اس لئے تمہاری اس تکذیب اور انکار کے نتائج تمہارے ساتھ اور تمہاری نسلوں کے ساتھ ثابت و دائم رہیں گے۔ یعنی تمہیں اور تمہاری نسلوں کو اس کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ جب تک کہ تم اپنی اصلاح نہ کرلو۔

لِزَامٌ کے ایک معنے موت کے بھی ہیں۔ ان معنوں کی رُو سے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کہ چونکہ تم اس بنیادی صداقت کو جھٹلاتے ہو اس لئے یاد رکھو فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا کہ جلد ہی تمہیں ہلاکت اور موت کا مُنہ دیکھنا پڑے گا۔ پھر لِزَامٌ کے معنے اَلْفَصْلُ فِي الْقَضِيَّةِ کے بھی ہیں۔ ان معنوں کی رُو سے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ دُنیا میں اس وقت دو گروہ پیدا ہوگئے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ الٰہی سلسلہ کی طرف منسوب ہونے والا ہے۔ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء اور ارادہ یہ ہے کہ وہ ساری دُنیا پر اسلام کو غالب کرے۔ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے قُرب کے حصُول کے لئے اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ اور اسلام کی اس تعلیم کو جاننے، اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت دِلوں میں پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کے مامور پر ایمان لایا جاوے۔ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام باوجود تدابیر کی کمی کے، باوجود ذرائع و وسائل کے فقدان کے دُنیا پر غالب آئے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت کے ماتحت ہی غالب ہوگا۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ پہلے گروہ کے تمام دعاوی جھوٹے اور غلط ہیں۔ اس گروہ کا ایک حصّہ تو یہ کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا وجود ہی نہیں اور سارے مذاہب ہی جھوٹے ہیں۔ اور مذہب کے نام پر کئے جانے والے جتنے دعاوی ہیں ہم کسی کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ پھر

ایک گروہ اس جماعت کا وہ ہے

جو کہتا ہے کہ خدا ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ خدا دُنیا کی اصلاح کے لئے اپنے انبیاء مبعوث فرماتا رہا ہے لیکن وہ یہ نہیں مانتا کہ محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور افضل الانبیاء ہیں۔ اور شریعت اور ہدایت آپؐ کے ذریعہ بنی نوعِ انسان کو دی گئی ہے وہ بنی نوعِ انسان کی قیامت تک کی تمام اُلجھنوں کو سُلجھانے کے لئے کافی ہے۔ اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ پھر اس گروہ کا ایک حصّہ وہ ہے جو اپنی زبان سے تو کہتا ہے کہ اسلام خدا تعالےٰ کا سچّا مذہب ہے لیکن اپنی کسی باطنی یا ظاہری غفلت کے نتیجہ میں وہ یہ نہیں سمجھ سکتا یا سمجھ نہیں رہا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اس مقصد اور غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ تمام اکنافِ عالم اور تمام اقوامِ عالم میں اسلام کو پھیلایا جائے۔ حتیٰ کہ تمام ادیانِ باطلہ پر اس کا غلبہ ہوجائے غرض یہ دو گروہ ہیں اُن کے درمیان ایک قضیہ (جھگڑا) ہے۔

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا

اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرنیوالا ہے

کہ جماعتِ احمدیہ کا مُوقف ہی صحیح اور درست ہے۔ اور یہ کہ یہ چھوٹی سی کمزور اور حقیر سمجھی جانے والی جماعت اموال نہ ہونے کے باوجود، ذرائع و وسائل مہیّا نہ ہونے کے باوجود اور دُنیا میں کسی اقتدار اور وجاہت کے نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے کامیاب ہوگی کہ وہ اپنے ربِّ کریم کی طرف جُھکنے والی ہے۔ اور ہر وقت دُعاؤں میں مشغول رہنے والی ہے (انشاء اللہ تعالےٰ) غرض اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا۔ میرا یہ فیصلہ ہے اور یہ فیصلہ عنقریب ہی وقت آنے پر تمہارے سامنے ظاہر ہوجائے گا۔ اور جب یہ حقیقت ہے کہ اگر دُنیا کی ساری دولت بھی ہمارے پاس ہوتی۔ دُنیا کے سارے اموال بھی ہمارے پاس ہوتے۔ دُنیا کے اقتدار کے بھی ہم مالک ہوتے۔ دُنیا کی ساری عزتیں اور وجاہتیں بھی ہمارے قدموں میں ہوتیں تب بھی ہم کسی تدبیر کے نتیجہ میں فلاح اور کامیابی کا مُنہ نہ دیکھ سکتے تھے۔ جب تک کہ ہم عاجزی اور انکسار کے ساتھ اپنے ربّ کی طرف جھکنے والے نہ ہوتے اس کو اپنا مطلوب و مقصُود اور محبوب نہ بناتے۔ اور اس سے مدد اور نُصرت کے طالب نہ ہوتے۔ اور اس بات پر پختہ یقین نہ رکھتے کہ کامیابی محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے احسان کے نتیجہ میں نصیب ہوسکتی ہے۔ ہماری تدبیر اور ہمارے اعمال کے نتیجہ میں نہیں۔ پس جب یہ حقیقت ہے تو

ہمارے لئے یہ ضرُوری ہے

کہ ہر وقت اور ہر آن اپنے ربّ کے حضور دُعائیں کرتے رہیں کہ اے خدا تُو نے ہمیں تدبیر میسّر نہیں کی۔ لیکن تُو نے ہمیں گداز دِل عطا کئے ہیں۔ ہمیں منکسر مزاج دیئے ہیں۔ ہم تیرے حضور جُھکتے ہیں۔ تُو ہم پر فضل کر۔ تُو ہم پر رحمت کی نظر کر۔ اور اس مقصد کے حصُول کے سامان جلد پیدا کردے جس مقصد کے لئے تُو نے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔ تُو ہمیں کامیابی عطا فرما۔ اور پھر اے خدا تُو ہم پر ایسا فضل کر کہ آسمان سے فرشتوں کی افواج نازل ہوں۔ اور بنی نوعِ انسان کے دِلوں پر ان کا تصرّف ہو جائے حتیٰ کہ وہ اِن دلوں کو تبدیل کردیں تا تیرا جلال اور کبریائی، تیری عظمت اور تیری توحید دِلوں میں پیدا ہوجائے اور وہ جو آج تیرے خلاف باغیانہ خیال رکھتے ہیں، وہ تیرے مطیع بندے بن جائیں۔

اور اے خدا! جیسا کہ تیرا وعدہ ہے غلبۂ اسلام کے دِن ہمیں جلد دکھا، تا ہم اکنافِ عالم میں

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

کی صدا سُننے لگیں۔ اور تمام بنی نوعِ انسان اپنے محسنِ حقیقی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت کرنے لگیں۔ خدا کرے کہ اس کے سامان جلد پیدا ہوجائیں ∴

جماعت احمدیہ کے ۸۵ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

احمدی مستورات کا ایک روزہ کامیاب جلسہ

منعقدہ ۲۷ ر دسمبر بروز سوموار سنہ ۱۹۷۶ء

رپورٹ مرتبہ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان دارالامان۔

حسب سابق امسال بھی قادیان کی مقدس سرزمین میں جماعت احمدیہ کا ۸۵ واں جلسہ سالانہ خدا کے فضل سے بڑی کامیابی کے ساتھ ۲۶ ر ۲۷ ر ۲۸ ر دسمبر سنہ ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوا۔ پہلے اور آخری دن جلسہ سالانہ کا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا گیا البتہ درمیانے دن یعنی مورخہ ۲۷ ر دسمبر بروز سوموار لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مستورات نے جلسہ سالانہ کا علیحدہ پروگرام بنایا جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا الحمد للہ

حسب پروگرام ۲۷ ر دسمبر ٹھیک دس بجے صبح محترمہ ڈاکٹر شاہدہ صاحبہ انچارج ڈیلیگیشن آف امریکہ کی صدارت میں صاحبزادی عزیزہ امۃ الکریم کوکب کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ دو بہنوں سے نظم

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

عزیزہ رفعت سلطانہ نے پڑھی اس کے بعد سب سے پہلی تقریر عزیزہ نصرت سلطانہ نے کی جس کا موضوع تھا "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" عزیزہ نے اب سے چودہ سو سال قبل حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لائی ہوئی اسلامی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب دنیا نے اسلام کی تعلیم کو بھلا دیا اور گمراہی کی طرف چلی گئی تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا اسلام کی تعلیم کو دوبارہ زندہ کیا جائے عزیزہ نے اسلام کی تعلیم اور عقائد احمدیت کی وضاحت کرتے ہوئے اس بات کو ثابت کیا کہ احمدیت کی تعلیم کوئی نئی تعلیم نہیں ہے بلکہ یہ وہی تعلیم ہے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اب جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حاصل کر کے دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

بعد ازاں عزیزہ امۃ اللطیف نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر کی عزیزہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کے زمانہ کے تعلیمی و تمدنی دور پر روشنی ڈالی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور احسانات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ دوستوں، دشمنوں، یتیموں غلاموں حتیٰ کہ حیوانات نباتات کے لئے بھی موجب رحمت تھے۔

ازاں بعد عزیزہ مبارکہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سامعات کو محظوظ کیا نظم کے بعد غیر ملکی معزز مہمان خواتین کو جو دور دراز کا سفر طے کر کے اپنے مقدس دائمی مرکز کی زیارت اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے قادیان تشریف لائی تھیں ان کی خدمت میں لجنات اماء اللہ بھارت کی طرف سے عزیزہ امۃ الکریم کوکب نے انگلش میں ایڈریس پیش کیا اور قادیان کی مقدس سرزمین میں دور دراز کا سفر اختیار کر کے آنے پر مبارکباد پیش کی جس کا جواب محترمہ ڈاکٹر شاہدہ صاحبہ انچارج ڈیلیگیشن آف امریکہ صدر جلسہ نے انگلش میں دیا جس میں انہوں نے خوش آمدید کہنے اور پرتپاک استقبال کرنے کا شکریہ ادا کیا اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے یہاں بھی لجنہ قائم ہے اور باقاعدہ کام ہو رہا ہے۔ ہماری ہر ممبر اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے عملی میدان میں کوشاں ہے اور ہر وقت ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے ان کے بعد محترمہ طیبہ بیگم صاحبہ آف لنڈن محترمہ امۃ المجید صاحبہ ظفر آف گلاسگو، محترمہ حشمتی بیگم صاحبہ آف ماریشس اور محترمہ ہدایت بیگم صوفیہ آف جرمنی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اپنی اپنی لجنہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی ممبرات لجنہ کی طرف سے حاضرات جلسہ کو السلام علیکم کا تحفہ پیش کر کے دعا کی درخواست کی۔

اس کے بعد امۃ الکریم کوکب نے نظم

شور دے سکے تیرے آستانے کا

خوش الحانی سے پڑھی

بعدہ محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حاضرات سے خطاب فرمایا آپ نے سب سے پہلے جلسہ سالانہ پر آنے والی مہمان بہنوں کو جو نہ صرف ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے تشریف لائی تھیں بلکہ غیر ممالک کے دور دراز سفروں کی صعوبتوں کو برداشت کر کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے اپنے دائمی مرکز قادیان میں تشریف لائی تھیں اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور پھر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جس نے اس سال پھر ہم سب کو نہ صرف ہندوستان سے آنے والی بہنوں کو بلکہ امریکہ لنڈن ماریشس سکاٹ لینڈ اور جرمنی سے آنے والی بہنوں کو بھی اس مبارک بستی میں جمع ہونے کی سعادت بخشی اور ساتھ ہی ان بہنوں کو جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کی مبارکباد دی موصوفہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ایک اقتباس جسمیں آپ نے للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کرنے والوں کیلئے اور غلبۂ اسلام کے متعلق جو دعائیں کی ہیں پڑھ کر سنایا اور بہنوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ آپ اس مبارک بستی میں جتنے دن بھی قیام پذیر رہیں اپنا وقت عبادت، ذکر الٰہی۔ دعاؤں، تسبیح و تحمید اور درود شریف کا ورد کرنے میں صرف کریں تا آپ ان دعاؤں کی وارث بنیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقدس مقام کے چپہ چپہ پر کی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض بتاتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے پس اس تعلیم کو رواج دینے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے۔ عہد نامہ کے الفاظ کو دہراتے ہوئے مستورات کے عہد اور پھر اس کے ساتھ ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ آپ بار بار اس عہد کو دہراتی ہیں کہ جان مال وقت اور اولاد کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہوں گی پس زبانی اقرار کے ساتھ ساتھ عملی رنگ میں بھی اس کو پورا کرنا ضروری ہے اور اس کے لئے ہمیں قربانی دینی ہوگی جان کی ہمیں قربانی دینی ہوگی مال کی ہمیں قربانی دینی ہوگی وقت کی اور اولاد کی قربانی دینی ہوگی پس ہمیں چاہئیے کہ قربانیوں کا ایک معیاری نمونہ آنے والی نسلوں کے لئے قائم کریں۔ محترمہ نے مستورات کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بیرون ممالک میں احمدیہ مساجد کی تعمیر مستورات کی بھی مالی قربانیوں کا جیتا جاگتا ثبوت ہے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اب حضور کی موجودہ تحریکات میں سے مالی قربانی کی سولہ سالہ تحریک صد سالہ جوبلی فنڈ ہمارے سامنے ہے اس تحریک پر تین سال کا عرصہ گزر رہا ہے پس اپنی ادائیگی وعدہ جات کی رفتار کا جائزہ لے کر مالی قربانی کے میدان میں اپنا قدم تیزی سے آگے بڑھائیں۔

موصوفہ نے حضور ایدہ اللہ کا خطاب بہنوں کو سنا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئی کا ذکر کر کے بتایا کہ یہ موجودہ زمانہ تربیت کا زمانہ ہے ہمیں وقت کی قربانی دے کر اپنی اولاد کو اسلامی تعلیم کا نمونہ بنانا ہے ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دین اسلام کی محبت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور آپ کے خلفاء کی محبت اور اطاعت کا ایسا جذبہ پیدا کرنا ہے جو مثالی ہو اور ہمارا نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ ہمارے سو فیصدی بچے قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ جانتے ہوں اور قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں اور اسلام کا کامل نمونہ بن کر اسلام کے لئے ایک مضبوط ستون ثابت ہوں اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ یہ تمام قربانیاں ہم صحیح رنگ میں خلافت سے وابستہ رہ کر ہی دے سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم خود بھی خلافت جیسی نعمت کی قدر کریں اور اپنی اولادوں کو اس کی قدر کرنا سکھائیں تا وہ اپنا سب کچھ قربان کر کے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہہ کر آپ کے ساتھ ایک روحانی تعلق پیدا کریں کیونکہ اسی میں ساری برکتیں ہیں آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کی طرف بہنوں کو توجہ دلا کر فرمایا کہ خدا کرے کہ ہم اور ہماری نسل اپنے عہد کے مطابق جان مال وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہنے والی ہو۔ اور ان کے اندر وہ جذبہ قربانی کا پیدا ہو جائے جس کے ساتھ دنیا کی ہر نعمت ہیچ ہو تا اسلام کے غلبہ کا وہ قریب تر زمانہ لانے میں ان کا بھی حصہ ہو آمین۔

بعد ازیں عزیزہ امۃ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کے موضوع پر تقریر کی عزیزہ نے آپ کی

بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو احیائے دین، خدمتِ قرآن و غلبۂ اسلام ان تین مقاصد کو پورا کرنے کے لئے مبعوث کیا تھا۔ موصوفہ نے ہر سہ مقاصد کی تفصیل پر روشنی ڈالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کر کے اس بات کو ثابت کیا کہ یہ تینوں مقاصد آپ کے ہی ذریعہ پورے ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد نے تقریر کی آپ کی تقریر کا موضوع تھا اسلامی معاشرہ محترمہ نے آج سے چودہ سو سال قبل کے معاشرہ کی طرف روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت بیان کی اور بتایا کہ موجودہ زمانہ سائنس کا زمانہ ہے اور عمل کا زمانہ ہے اس لئے ہمارے قول کے ساتھ عمل بھی ہونا چاہیئے اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے ہمارا مطمح نظر توحید ہی ہونا چاہیئے یعنی اللہ تعالیٰ سے روحانی تعلق مضبوط کرنا چاہیئے اور اس کی خاطر اپنے آپ کو ان پھندوں سے آزاد کرانا جن میں وہ خود جکڑا ہوا ہے اس سلسلہ میں محترمہ نے شرک و بدعت شادی بیاہ کے موقع پر بد رسومات کا ذکر کر کے قرآن مجید اور احادیث کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی جو اسلامی معاشرہ کی بنیاد ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اقتباسات سنائے۔

محترمہ لبیبہ بیگم صاحبہ آف لندن نے کلام محمود سے

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

نظم پڑھی

اس کے بعد محترمہ نجمی رحمٰن صاحبہ نے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق کے موضوع پر تقریر کی موصوفہ نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اختلافات کا ذکر کر کے اختلافات کی وجوہات بیان کیں اور احمدیت کی تعلیم اور عقائد بیان کر کے ختم نبوت کی تشریح کی اور بتایا کہ یہ اختلافات غلط فہمی اور احمدیت کی تعلیم سے لاعلمی کی وجہ سے غیر احمدیوں میں پیدا ہو گئے ہیں ورنہ احمدیت کی تعلیم اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اس کی روشنی میں ان اختلافات کی گنجائش رہ ہی نہیں جاتی۔

پہلے اجلاس کی آخری تقریر خاکسارہ (صادقہ خاتون) کی تھی عنوان تھا "قرآن مجید اور ہماری ذمہ داریاں" قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں قرآن مجید کی تعلیم کی وضاحت کی اس سے متعلق مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سنائے اور وضاحت کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی قرآن مجید کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے یہ ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور تقاریر کے اقتباسات سنا کر مستورات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ آپ خود قرآن مجید سیکھیں اوروں کو سکھائیں بچوں کی تربیت قرآن مجید کی روشنی میں کریں اور ابتداء سے ان کے ذہنوں میں قرآن مجید کی تعلیم کو راسخ کرنے کی ذمہ داری صرف اور صرف عورتوں پر ہے تا آئندہ مستقبلِ قریب میں پڑنے والی ذمہ داریوں کا بوجھ اُٹھانے کے قابل وہ بن سکیں اس سے متعلق حضرت المصلح الموعود کا ایک اقتباس سُنا کر تقریر کو ختم کیا تقریر کے ساتھ پہلے اجلاس کی کارروائی بھی اختتام پذیر ہوئی۔

دُوسرا اجلاس

مستورات کے جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی نمازِ ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ لندن کی زیرِ صدارت عزیزہ امۃ الرحمٰن کی تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی نظم دُرِّ ثمین سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

عزیزہ نصرت بیگم بدر نے پڑھی پھر عزیزہ جمیلہ سلطانہ نے "اسلام کا پیش کردہ نظام ہی بہترین نظام ہے" کے عنوان پر تقریر کی اور انسان کی جسمانی ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کا ذکر کر کے بتایا کہ دین کا معاملہ انسان کے دل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے پھر اسلام کی تعلیمات بیان کر کے اسلام کے اصول مساوات پر وضاحت سے روشنی ڈالی اور اس بات کو ثابت کیا کہ واقعی قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں اسلام نے جو نظام پیش کیا ہے وہ سب سے بہترین نظام ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقۂ نسواں پر" کے موضوع پر عزیزہ عقیلہ عفت نے تقریر کی اسلام سے پہلے کی عورت کی حالت کو واضح طور پر بتاتے ہوئے عزیزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احسانات کا ذکر کیا جو آپ نے طبقۂ نسواں پر فرمائے عزیزہ نے بتایا کہ آپ نے عورت کی عزت کو قائم کیا اس کے جملہ حقوق دلوائے ورثہ میں اس کو حقدار بنایا۔ غرض ہر میدان میں عورت کو مرد کے دوش بدوش لا کر کھڑا کر دیا اور اس کی عزت کو قائم کیا۔

بعدازیں محترمہ شمیم بیگم صاحبہ نے بعنوان لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اور ہماری ذمہ داریاں تقریر کی۔ محترمہ نے بتایا کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو قائم کرنے کی غرض عورتوں کی دینی اخلاقی روحانی تربیت کرنا ہے اس کے تحت عورتوں پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں لجنہ کی ہر ممبر کا فرض ہے کہ وہ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں جو ایک دینی خزانہ ہے اپنی اصلاح کرے اپنے آس پاس کی عورتوں کی اور بچیوں کی دینی اخلاقی اور روحانی طور پر تربیت کریں اور خاص کر اپنی اولاد کی تربیت صحیح رنگ میں کریں اپنے اندر اور اپنی اولادوں میں اطاعت کا جذبہ پیدا کریں اس تعلق میں حضور کے اقتباسات پڑھ کر سُنائے اور عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

بعد اس کے عزیزہ نعیمہ بُشریٰ نے

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے

کلامِ محمود سے نظم پڑھ کر سُنائی نظم کے بعد ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان کے تحت محترمہ سُہیلہ محمود صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ نے تقریر کی محترمہ نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض بتائی اور بتایا کہ ناصرات الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ کی ہی ایک شق ہے لجنہ کے قیام کا مقصد یہی تھا کہ جماعت کی تمام مستورات متحد ہو کر دینی واخلاقی و روحانی تربیت کر کے اسلامی معاشرہ قائم کریں اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم کو علیحدہ کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کیونکہ تربیت اور اصلاح کا زمانہ بچیوں کی ابتدائی عمر ہے پس ہماری نگران ناصرات کا فرض ہے کہ وہ اپنی زیرِ نگرانی بچیوں کی صحیح تربیت کریں ان میں بچپن ہی سے قرآن مجید کی تعلیم سے بہرہ ور ہونے کی صلاحیت پیدا کریں اور ان میں دین کی خدمت کا جذبہ پیدا کریں اسی طرح مالی قربانی کا جذبہ پیدا کریں تا جس وقت بھی خلیفۂ وقت کی طرف سے کسی بھی قربانی کا مطالبہ ہو تو ہماری بچیاں اس کے لئے پہلے سے تیار ہوں اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں ان کے قدم پیچھے نہ ہٹیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں آخر میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے چند اقتباسات سُنا کر اپنی تقریر کو ختم کیا۔

بعدازیں عزیزہ امۃ الرؤف ممبر ناصرات الاحمدیہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک بچوں اور عورتوں سے" کے عنوان پر تقریر کی عزیزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک عورتوں کے ساتھ بحیثیت ماں، بیوی اور بیٹی ہونے کے نیز بچوں کے ساتھ سلوک کے علیحدہ علیحدہ چند واقعات احادیث سے پیش کئے۔ بعدازیں عزیزہ امۃ الرفیق نے قبولیتِ دعا" کے عنوان کے تحت تقریر کی عزیزہ نے قرآن مجید کی آیات اور چند واقعات کی روشنی میں بتایا کہ دُعا کرنے والے کو خدا تعالیٰ پر حقیقی ایمان ہو اور کامل یقین ہو کہ میری دُعا ضرور سُنی جائیگی۔ اور پھر دُعا کی جائے تو دُعا خدا تعالیٰ کے حضور ضرور مقبول ہوگی پیشگوئی مصلح موعودؓ کی وضاحت کر کے عزیزہ نے بتایا کہ المصلح الموعود قبولیت دعا کا ایک زندہ نشان ہیں۔

عزیزہ فریدہ عفت نے دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو

نظم خوش الحانی سے پڑھی پھر عزیزہ امۃ الکبیر نے اسلام میں پردہ کی اہمیت کے عنوان پر تقریر کی پردے کے احکام کے متعلق قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ نے نامحرم مرد اور عورتوں کے درمیان کچھ حدبندیاں رکھی ہیں سوائے کسی خاص مجبوری کے ان پر پوری طرح کاربند رہ کر اسلامی معاشرہ قائم کرنا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔

اس کے بعد عزیزہ مبارکہ شاہین نے تحریک صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے موضوع پر تقریر کی عزیزہ نے اس تحریک کی اہمیت اور اغراض بتائے اور حضور نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے جماعت کے سامنے جو نفلی عبادات کا پروگرام رکھا ہے اس کی تفصیل سے وضاحت کی۔

آخری تقریر خلافت کی برکات کے موضوع پر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ کی تھی لیکن افسوس وقت ختم ہو جانے کی وجہ سے ان کی تقریر نہیں ہو سکی۔

جلسہ کے اختتام پر ناصرات الاحمدیہ کے گروپ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام

علیکَ الصلوٰۃُ علیکَ السلام

پڑھا اور حاضرات کو محظوظ کیا۔

آخر میں صدرِ جلسہ نے قادیان میں آنے کی سعادت حاصل ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور جملہ ممبرات قادیان اور حاضراتِ جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور دُعائی درخواست کی پھر محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور ہر دو جلسوں میں صدارت کے فرائض انجام دینے والی بہنوں محترمہ عائشہ شاہد صاحبہ امریکہ اور محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ لندن کا نیز اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دینے والی بہن محترمہ اعظم النساء صاحبہ کا شکریہ ادا کیا نیز ان کارکنات کا جنہوں نے جلسہ گاہ میں یا مختلف جگہوں پر سپرد کی گئی ڈیوٹیوں کو احسن طور پر سرانجام دینے کی کوشش کی ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اور آخر میں اجتماعی دُعا کرائی۔ اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ کی حاضری تقریباً آٹھ صد رہی۔ علاوہ احمدی مستورات کے غیر مسلم مستورات نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ اور کارروائی کو دلچسپی سے سُنا۔

قادیان میں مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا اجتماعی جلسہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بھاگلپور (بہار)

قادیان ۲۷ رفتح ۱۳۵۵ ہش نو بجے شب مسجد مبارک میں مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت مکرم نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر یادگیر منعقد ہوا۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے تلاوت کی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ ازاں بعد مکرم ظہیر عالم صاحب امروہی نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم سے

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔

پہلی تقریر مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے "لندن میں مجلس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیاں" کے عنوان سے کی جس میں آپ نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام لندن میں ۱۸ سال قبل ہوا تھا۔ اب خدا کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ لندن پوری طرح سرگرم عمل ہے۔ خصوصاً حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے دورہ کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ لندن نے بہت کام کیا۔ ۲۴ گھنٹے پہرے کا انتظام کیا۔ جو بہت اہم کام تھا۔ خدا کے فضل سے تمام خدام نے یہ خدمت بشاشتِ قلبی سے سر انجام دی۔

آپ نے بتایا کہ لندن میں اب احمدیہ سپورٹس کا قیام بھی ہو گیا ہے۔ لندن میں نیشنل احمدیہ ٹیم بھی بن گئی ہے۔ ہاکی۔ والی بال۔ کرکٹ کی کھیلوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ نے ٹیمیں بنائی ہیں۔

لندن کے خدام نے جلنگھم سے "دی گیپ" کے عنوان سے ایک رسالہ بھی جاری کیا ہوا ہے۔ محترم امام صاحب نے بتایا کہ گرمی کے موسم میں پکنک کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جس میں خدام باہر جا کر تقاریر کی مشق کرتے ہیں۔ اور دوسرے پروگرام ہوتے ہیں۔

جلسہ کی دوسری تقریر مکرم ظفر محمود صاحب قائد مجلس جلنگھم لندن نے کی۔ آپ کی تقریر "جلنگھم میں مجلس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیاں" کے عنوان پر تھی۔ آپ نے بتایا کہ جلنگھم میں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ۱۵ سال قبل ہوا تھا۔ جلنگھم میں مجلس خدام الاحمدیہ سال میں متعدد بار یوم التبلیغ مناتی ہے۔ جس میں عوام کو لٹریچر دیا جاتا ہے۔ اور تبلیغ کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر خادم اپنے حلقہ اثر میں تبلیغ کرتا ہے۔ اور اس بات کا بھی سختی سے خیال رکھتا ہے کہ اس کی کوئی حرکت ایسی نہ ہو جو اسلام کو بدنام کرنے والی ہو۔ اس طرح وہ عملی تبلیغ بھی کرتا ہے۔ خدمتِ خلق اور وقارِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے جناب ظفر محمود صاحب نے بتایا کہ ہم رفاہی اداروں سے رابطہ قائم رکھتے ہیں۔ اور اپنی خدمات وقف کرتے ہیں۔ تربیتی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا پندرہ روزہ اجلاس ہوتا ہے۔ جس میں تلاوت نظم اور درس الحدیث ہوتا ہے۔ کسی موضوع پر ایک علمی تقریر ہوتی ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد قرآن اور حدیث۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور حقیقۃ الوحی کا درس ہوتا ہے۔

"حقیقی خادم کے شب و روز" اس عنوان پر مکرم سید رشید الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا ۔ کی تشریح کرتے ہوئے خدام کو نمازوں کی ادائیگی نوافل کی ادائیگی۔ اور تلاوت قرآن مجید کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بتایا کہ ایک خادم کے شب و روز انہی کاموں کے لئے وقف ہونے چاہئیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ کے اقتباس پڑھ کر سنائے جس میں حضور نے خدام الاحمدیہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی تھی۔

ان تقاریر کے بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر فاضل نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم

ہے دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو

دردانگیز آواز میں سنائی۔

"خلافت ثالثہ اور ہماری ذمہ داریاں"

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر کے ابتداء میں آیت استخلاف کی تشریح کرتے ہوئے خلافت کی برکات کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے خدام الاحمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے۔ قرآن کریم کے علوم سے واقف ہونے کی طرف متوجہ فرمایا۔ آخر میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ولولہ انگیز اقتباس سنائے۔

"مجلس خدام الاحمدیہ کی غرض و غایت"

اس عنوان پر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ نے اپنے خیالات کا اظہار مخصوص انداز میں فرمایا۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ انگریزی دان نوجوان ہیں۔ مگر اُردو زبان روانی سے نہ بول سکنے پر آپ نے معذرت کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا کہ آج مجھے اُردو یعنی اس زبان میں تقریر کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ جو کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی زبان تھی۔ ازاں بعد آپ نے اپنے خدام بھائیوں کو بتایا اس وقت ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا منظر ہے۔ دجال اور یاجوج ماجوج کا دور دورہ ہے۔ ان تمام فتنوں سے نوجوان نسل کو محفوظ رکھنے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام فرمایا تھا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس غرض کو زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے حاصل کرنے کی سعی کرتے رہیں۔

اس تقریر کے بعد عزیزم وحید الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا۔

خوش الحانی سے سنائی۔

"اسلامی طرز زندگی اور اس کے آداب"

مکرم احمد عبد الحمید صاحب نے اس موضوع پر مکرم عزیز احمد خان صاحب کا تحریر کردہ ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ آپ نے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ۔ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے۔ ہمیں حضورؐ کی طرح سادہ زندگی اختیار کرنی چاہیئے۔ آپ نے صحابہ کرامؓ کے بعض واقعات بیان فرما کر اپنے خدام بھائیوں کو نظام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری کی تلقین فرمائی۔

"امریکہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیاں"

اس موضوع پر ہمارے ایک امریکی بھائی مکرم مظفر احمد صاحب ظفرؔ امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے انگریزی میں تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے اس اقتباس سے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔ کہ

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" آپ نے بتایا کہ قوم کی بنیاد اس کے نوجوانوں پر ہوتی ہے۔ احمدیت میں خدام ایک ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔

امریکہ میں خدام الاحمدیہ خدا کے فضل سے سرگرم عمل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ امریکہ کی وجہ سے امریکی خدام میں ایک نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا ہوا ہے۔ آپ نے اس عزم کا بھی اظہار فرمایا کہ مجھے اس بات میں ذرا بھی شک نہیں کہ ایک دن امریکی خدام بھی ویسے ہی باعمل خدام بن جائیں گے جیسے قادیان اور ربوہ کے خدام ہیں۔ آپ نے اپنے خدام بھائیوں کو اس بات کی نصیحت فرمائی کہ ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر دل و جان سے عمل کرنا چاہیئے۔

اس تقریر کے بعد مکرم سید عبد النقی صاحب برہ پورہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے سنائی۔

صدارتی خطاب:۔ آخر میں صدر جلسہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ نوجوان اپنی قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ جس قوم کے نوجوان باعمل ہوں صحیح معنوں میں وہی قوم زندہ کہلائے جانے کی مستحق ہے حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو باعمل بنانے کے لئے اسے مختلف تنظیموں میں تقسیم فرمایا ہے۔ تاکہ جماعت کا ہر حصہ فعال اور باعمل بن سکے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم حضور ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ لائحہ عمل پر دل و جان سے عمل کریں۔ آخر میں لمبی دُعا کے بعد آپ نے جلسے کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

تقریب شادی خانہ آبادی

قادیان:۔ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۶ء کو بعد نماز جمعہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش کی شادی خانہ آبادی کی تقریب عمل میں آئی۔ بعد نماز جمعہ عصر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے اجتماعی دعا کرائی بعدہٗ برات مسجد اقصیٰ سے مولوی عبد الواحد صاحب کے مکان پر گئی جہاں مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مع اہل و عیال قیام پذیر تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ قبل ازیں قادیان ہی میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کے نکاح کا اعلان عزیزہ امۃ النصیر بشریٰ بنت مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کے ساتھ ہو چکا تھا۔

مورخہ ۱۴ کو مکرم بشیر احمد صاحب خادم نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں درویشان کرام و مستورات کے علاوہ جلسہ کے بعد ٹھہرے ہوئے بعض مہمان بھی شریک ہوئے۔ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے شکرانہ فنڈ میں ۵/- روپے شادی فنڈ میں ۵/- روپے اور اعانت بدر میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیٹر بدر)

گیانا (جنوبی امریکہ) میں ایک نئی مسجد کی تعمیر (بقیہ صفحہ اوّل)

صحن کا آہنی گیٹ مکرم امین الدین صاحب نے تیار کیا۔ بجلی کا سامان اہلیہ صاحبہ آدم بکس صاحب نے فراہم کیا جب کہ فٹنگ کا کام ہمارے ایک نوجوان خادم عثمان رسول صاحب نے انجام دیا اور یوں خدا کے فضل سے تعمیر کے سلسلہ میں کوئی ضرورت ایسی نہ تھی جو پوری ہونے سے رہ گئی ہو۔

بالآخر نومبر کے پہلے ہفتہ میں احمدیہ مسجد روز گنال اپنی جملہ رعنائی اور خوبصورتی کے ساتھ مکمل ہو گئی اور تعمیر کے کام کا صبر آزما مرحلہ بخیر و خوبی انجام کو پہنچا۔ جن نوجوانوں اور دوستوں نے اس کی تعمیر میں نمایاں حصہ لیا اور انتھک رنگ میں کام کیا اُن کے نام بغرض دُعا و شکریہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور نیکی اور تقویٰ میں ترقی دے آمین۔ مکرم جان محمد الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ روز گنال۔ مکرم غلام احمد صاحب ساندھی برادر عمر فنٹس۔ مکرم رو بیڑعق صاحب۔ برادر رشاد۔ برادر ہارون الرشید جیکیب۔ برادر عبد الواحد ریڈرز۔ برادر نظام الدین۔ مکرم حسن علی صاحب۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب۔ مکرم عبد الرزاق صاحب چیف آرکیٹیکٹ اور برادر حسین علی صاحب۔

افتتاحی تقریب کا انعقاد

مسجد احمدیہ روز گنال کے باقاعدہ افتتاح کے لئے مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۷۶ء جمعۃ المبارک کا روز مقرر کیا گیا۔ علاوہ جمعہ کے دن کے تقدس کے اس تاریخ کے مقرر کرنے میں یہ حکمت بھی پوشیدہ تھی کہ جماعت احمدیہ گیانا کا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ ۱۴ نومبر کو منعقد ہونے والا تھا اور اس میں شرکت کے لئے ہمسایہ ملک کی جماعتوں ترینیڈاڈ اور سورنیام سے احمدی وفود اپنے مبلغین کی قیادت میں شرکت کرنے والے تھے اور اس بات کا قوی امکان تھا کہ جمعہ تک بیرونی مہمان گیانا پہنچ جائیں گے۔ اور مسجد کی بابرکت افتتاحی تقریب میں شریک ہو کر جماعت احمدیہ گیانا کی خوشی میں اضافہ کا موجب ہونگے اور اس سے جہاں یہ مسجد تاریخی حیثیت اختیار کر جائیگی وہاں جماعت کی حیثیت اور وقار میں بھی اضافہ ہوگا۔ چنانچہ بفضلہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔

افتتاح کی تقریب میں شرکت کیلئے دعوتی کارڈ تیار کرکے سینکڑوں دوستوں کو مدعو کیا گیا۔ کرانیکل اخبار میں افتتاح کے پروگرام کی خبر اہتمام سے شائع ہوئی۔ مسجد کے صحن میں خوبصورت شامیانہ نصب کیا گیا اور مہمانوں کے لئے بیٹھنے کا مناسب انتظام کیا گیا۔ افتتاحی تقریب کا وقت ۴ بجے شام مقرر کیا گیا تھا۔ بیرونی ممالک یعنی ٹرینیڈاڈ اور سورنیام کے وفود اپنے مبلغین مکرم مولانا محمد حنیف یعقوب صاحب اور مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد کی معیت میں جمعرات کے روز مختلف اوقات میں بذریعہ ہوائی جہاز گیانا پہنچ گئے تھے۔ رات دن معزز مہمانوں نے جارج ٹاؤن میں بسر کی اور جمعہ کی صبح کو جارج ٹاؤن سے ۵ میل دور روز گنال مسجد کے افتتاح میں شرکت کے لئے روز گنال پہنچے۔ نماز جمعہ مکرم حنیف یعقوب صاحب مبلغ ٹرینیڈاڈ نے پڑھائی۔ اس کے بعد چار بجے جبکہ مسجد کا صحن مہمانوں سے پُر ہو چکا تھا مسجد کے افتتاح کی کارروائی زیر صدارت مکرم محمد شریف بخش صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ گیانا شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم صاحب صدر نے حاضرین کو اس بابرکت تقریب کے موقعہ پر خوش آمدید کہا اور مختصر طور پر اس مسجد کی تعمیر کی اوّل تا آخر ہسٹری بیان کی۔ ان کے بعد مکرم مولانا محمد حنیف یعقوب صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا اور احمدیت کے قیام کی غرض و غایت اور صداقت احمدیت کے پُر زور دلائل پیش کرتے ہوئے حاضرین کو اس الٰہی جماعت سے وابستہ ہونے کی تحریک کی اور بتایا کہ کس طرح خدا کے سچے دین کا یہ سچا قافلہ روز بروز خلافت حقہ کے جھنڈے تلے منزلوں پر منزلیں طے کرتے ہوئے دنیا پر محیط ہوتا جا رہا ہے۔ آخر میں انہوں نے جماعت احمدیہ گیانا کو اس نئی مسجد کی تعمیر پر اپنی طرف سے اور اپنے وفد کے اراکین کی طرف سے جو تعداد میں کُل نو تھے دلی مبارک باد دی۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمد صدیق صاحب مبلغ سورنیام نے جو اپنے تیرہ عزیز ساتھیوں سمیت اس تقریب میں شامل ہوئے تھے تقریر فرمائی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ گیانا کو اس خوشی کے موقعہ پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے نصیحت کی کہ ہمیشہ اس خدا کے گھر کو آباد رکھیں اور پاک و صاف رکھیں اور اس کی آبادی کا طریق یہی ہے کہ پانچوں وقت زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمازی مسجد میں حاضر ہوں اور اپنے خالق کے ساتھ پختہ اور زندہ تعلق قائم کریں۔

آخر میں خاکسار راقم الحروف نے حاضرین سے خطاب کیا اور اسلامی معاشرہ میں مسجد کی اہمیت اور مقام پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام میں مسجد علامت ہے خدا کی واحدانیت کی اور بنی نوع انسان میں حقیقی مساوات اور اخوت کے قیام کی۔ جماعت احمدیہ کو خدا نے اس زمانہ میں اسی مقدس مقصد کے لئے قائم کیا ہے کہ خدا کی سچی توحید کو دنیا میں از سر نو قائم کیا جائے۔ اس غرض کے لئے ہم دنیا کے چپہ چپہ پر مسجدیں بنانے کا عزم کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے اس عزم میں برکت ڈال رہا ہے۔ اور ہمارے ذریعہ دنیا کے اطراف و جوانب میں خدا کے گھر تعمیر ہو رہے ہیں۔ اور ہمارا کام صرف ان ظاہری مساجد کی تعمیر تک ہی محدود نہیں بلکہ ہم انسانی قلوب بھی مساجد تعمیر کرنے کی عظیم جد و جہد میں مصروف ہیں یعنی خدا کا سچا پیار و محبت اور خدا کی خاطر ہر رنگ کی قربانی کا جذبہ دلوں میں پیدا کر رہے ہیں۔ اس کے بعد مسجد کے سب معاونین کا نام بنام شکریہ ادا کیا اور کچھ نوجوانوں کو تحائف پیش کئے گئے اور دُعا کے ساتھ یہ بابرکت افتتاحی تقریب انجام کو پہنچی۔ مسجد کا افتتاح مکرم مولانا محمد حنیف یعقوب صاحب آف ٹرینیڈاڈ نے عصر کی نماز پڑھا کر انجام دیا۔ اس کے بعد جملہ مہمانوں کی مٹھائی وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اور یوں مسجد احمدیہ روز گنال گیانا (جنوبی امریکہ) کی افتتاحی تقریب بخیر و خوبی انجام کو پہنچی۔

بعد ازاں مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۷۶ء کو اخبار گیانا کرانیکل نے پورے صفحہ کے عرض پر پھیلے ہوئے فوٹو کے ساتھ مؤثر رنگ میں دوسرے صفحہ پر افتتاحی تقریب کی خبر شائع کی جس کا عنوان تھا۔

"روز گنال میں احمدیوں کے لئے نئی مسجد"

بالآخر احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کی تعمیر کو اس علاقے میں آسمانی ہدایت کے پھیلنے کا ذریعہ بنائے اور لوگ خدا کے مسیح کے ہاتھ پر بیعت کرکے جلد اپنے آسمانی آقا سے صلح کر لیں۔ بفضلہ افتتاح کے بعد ۵ افراد بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہو چکے ہیں اور کئی مزید دوست سنجیدگی سے شمولیت کے لئے غور کر رہے ہیں۔

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

x x x

اخبار قادیان

★ مورخہ ۱/۱ کو محترم ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام صاحب (سائنس دان آف لندن) زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف سائنسدانوں کی ایک میٹنگ میں تقریر فرمانے کے لئے دہلی تشریف لائے تھے۔ چنانچہ مورخہ ۱/۱ کو ہی محترم ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم ملک صلاح الدین صاحب۔ ایم اے کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب نے جو سائنسی تجربات آپ ان دنوں کر رہے ہیں اس کی مختصر تفصیل بتائی اور احباب سے اس تجربہ میں کامیابی کے لئے دُعا کی تحریک کی اس کے بعد آپ نے اپنی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور اپنی والدہ محترمہ کے لئے بھی دُعا کی درخواست کی۔ محترم ڈاکٹر صاحب قادیان میں ایک رات گذار کر مورخہ ۲/۱ کو صبح نو بجے بعد زیارت مقامات مقدسہ واپس تشریف لے گئے۔

☆ ۸/۱ کو مکرم محمد شفیع صاحب دکاندار درویش کی ۲½ سالہ بچی اچانک فوت ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

★ مکرم عبد الحمید صاحب بگو آف ماریشس (جو کلکتہ میں زیر تعلیم ہیں) اپنے خسر محترم خورشید احمد صاحب۔ اور اپنی اہلیہ و نسبتی بہن کے ہمراہ مورخہ ۵/۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۸/۱ کو ربوہ کے لئے واپس تشریف لے گئے۔

تقریب شادی خانہ آبادی

۔ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۷۷ء کو بعد نماز عصر مکرم عبد الستار صاحب ولد مکرم ابرار احمد صاحب و مکرم وسیم احمد صاحب ولد مکرم امیر احمد صاحب براکن انبیٹھ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ مسجد مبارک میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی۔

اس کے بعد برات مکرم حکیم الدین صاحب کے مکان پر گئی جہاں تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دُعا فرمائی۔ احباب ان ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

قبل ازیں ہر دو نکاحوں کا اعلان قادیان میں ہو چکا تھا۔

(ایڈیٹر بدر)

x x

قسط نمبر (۱)

نتیجہ دینی نصاب سنہ ۱۹۷۶ء

کتاب "ختم نبوت کی حقیقت"

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں جن دوستوں نے "ختم نبوت کی حقیقت" یعنی دینی نصاب برائے سال ۱۳۵۴-۵۵ہش / ۱۹۷۶ء کا امتحان دیا تھا اُن کا نتیجہ شائع کیا جا رہا ہے۔ امتحان کے کل ۱۰۰ نمبر تھے جن میں سے ۳۳ نمبر حاصل کرنے والے کامیاب قرار دئے گئے ہیں۔ اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے دوستوں کے نام بعد میں شائع کئے جائینگے۔ کامیاب ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اُن کی کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت	۴۴/۱۰۰
۲	" کلیم احمد صاحب ناصر	۶۱
۳	" رشید احمد صاحب اختر	۳۳
۴	" محمد یعقوب صاحب ٹیلر	۴۲
۵	" مبشر احمد صاحب	۴۷
۶	" بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں	۳۵
۷	" حفیظ احمد صاحب عاجز	۳۴
۸	" عبدالرؤف صاحب بنگالی مدرسہ احمدیہ	۴۰
۹	" فاروق احمد صاحب "	۳۸
۱۰	" عبدالسلام صاحب باقر "	۴۸
۱۱	" نذیر الاسلام صاحب "	۳۷
۱۲	" صغیر احمد صاحب طاہر "	۳۸
۱۳	" سید امداد علی صاحب "	۴۷
۱۴	" رفیق احمد صاحب مالاباری "	۵۰
۱۵	" ٹی احمد سعید صاحب "	۵۶
۱۶	" شرافت احمد خان صاحب "	۴۲
۱۷	" محمد اکرم صاحب گجراتی "	۳۷
۱۸	" برہان احمد صاحب "	۴۶
۱۹	" رفیق احمد صاحب گجراتی "	۵۸
۲۰	" نذیر احمد صاحب مالاباری "	۳۵
۲۱	" محمد حسن صاحب "	۳۹
۲۲	" مصلح الدین صاحب سعدی ہائی سکول	۳۴
۲۳	" عبدالحمید صاحب کریم "	۳۳
۲۴	مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ کوکب	۸۰
۲۵	" ناصرہ بیگم صاحبہ	۶۰
۲۶	" فہمیدہ بیگم صاحبہ	۶۲
۲۷	" بشریٰ بیگم صاحبہ بنت ولی محمد صاحب	۵۳
۲۸	" نصرت بیگم صاحبہ بدر	۵۳
۲۹	" بشریٰ بیگم صاحبہ	۶۶
۳۰	" امۃ العزیز صاحبہ	۵۵
۳۱	" صادقہ سلطانہ صاحبہ	۳۳
۳۲	" امۃ الکریم صاحبہ	۳۹
۳۳	" صغیر النساء صاحبہ	۵۷
۳۴	" امۃ النصیر صاحبہ سلطانہ	۴۵
۳۵	" ساجدہ ثریا صاحبہ	۴۳
۳۶	" امۃ الوحید صاحبہ شوکت	۵۵
۳۷	مکرمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ	۵۷
۳۸	" امۃ القدیر صاحبہ	۵۰
۳۹	" ساجدہ رحمٰن صاحبہ	۶۶
۴۰	" امۃ الرشیدہ صاحبہ	۶۰
۴۱	" امۃ اللطیف صاحبہ	۶۰
۴۲	" رشیدہ بیگم صاحبہ	۶۲
۴۳	" سلیمہ بیگم صاحبہ	۶۵

بمبئی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ امینی	۶۲
۲	مکرم رفیق احمد صاحب امینی	۵۴
۳	" عبدالشکور صاحب	۳۴

سکندر آباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم یوسف احمد الہ دین صاحب	۳۴
۲	" محمود احمد صاحب کلیم	۴۲
۳	" منصور احمد صاحب مقبول	۴۵
۴	" بشیر الدین الہ دین صاحب	۶۰
۵	" صالح محمد الہ دین صاحب	۶۲
۶	" محمد احمد صاحب	۷۳
۷	مکرمہ عطیہ سلطانہ صاحبہ	۳۳
۸	" بلقیس بانو صاحبہ	۳۴
۹	" حمیدہ بانو صاحبہ	۳۵
۱۰	" فرحت جہاں صاحبہ	۳۳
۱۱	" فرحت بانو صاحبہ	۳۳
۱۲	" نصرت جہاں صاحبہ	۳۳
۱۳	" عظیم النساء بیگم صاحبہ	۳۳
۱۴	" قمر بانو صاحبہ	۳۳
۱۵	" امۃ الکریم کوثر صاحبہ	۴۴
۱۶	" مریم صدیقہ صاحبہ	۳۳
۱۷	" اختر سلطانہ صاحبہ	۳۴
۱۸	" فرخ دردانہ صاحبہ	۵۰
۱۹	مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب	۳۳

پونچھ - کشمیر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم نثار احمد صاحب اختر	۵۰
۲	" منور احمد صاحب تنویر	۵۷
۳	" داؤد احمد صاحب تبسم	۵۶

یادگیر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم وسیم احمد صاحب غوری	۳۷
۲	" محمود احمد صاحب غوری	۶۹
۳	" محمد ذکریا صاحب	۷۱
۴	" شاہد احمد صاحب غوری	۳۵
۵	" عبدالحفیظ صاحب	۵۴
۶	" ناصر احمد صاحب	۴۳
۷	" مظفر احمد صاحب	۳۹
۸	" حبیب احمد صاحب	۳۵
۹	" نورالدین صاحب	۳۵
۱۰	" عبدالمجید صاحب ڈنڈوتی	۳۸
۱۱	" محمد اکرام صاحب	۵۰
۱۲	" سلیم احمد صاحب جینا	۴۴
۱۳	" محمد خواجہ صاحب غوری	۳۹
۱۴	" محمد جعفر صاحب نیز دار	۴۴
۱۵	" عبدالقدوس صاحب شہنشاہ	۶۸
۱۶	" منیر احمد خانصاحب	۵۵
۱۷	" احمد سعید صاحب غوری	۳۸
۱۸	" غلام احمد صاحب	۳۳
۱۹	" حامد احمد صاحب غوری	۳۳
۲۰	" باسط احمد صاحب	۴۸
۲۱	" عبدالقدیر صاحب لاڑجی	۳۳
۲۲	" رحمت اللہ صاحب	۴۶
۲۳	" ولی دین خان صاحب	۳۳
۲۴	مکرمہ امۃ المتین صاحبہ فرزانہ	۶۷
۲۵	" سراج النساء صاحبہ	۶۰
۲۶	" بشریٰ سلطانہ صاحبہ	۶۲
۲۷	" امۃ القدوس صاحبہ	۴۱
۲۸	" صبیحہ افسر صاحبہ	۵۹

کٹک - اڑیسہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم سید طاہر احمد صاحب	۸۱
۲	" سید ظفر احمد صاحب	۵۶
۳	" طیب احمد صاحب سلیم	۵۱
۴	" خالد احمد صاحب	۶۳
۵	" سید بوستان احمد صاحب	۳۹
۶	" عبدالحفیظ الدین صاحب	۴۴
۷	مکرم مظفر احمد خانصاحب	۵۸
۸	" نصیر الدین صاحب خاں	۴۳
۹	" شیخ مبشر احمد صاحب	۳۹
۱۰	" شیخ ضیاء الرحمٰن صاحب	۴۸
۱۱	مکرمہ زیب النساء بیگم صاحبہ	۵۷
۱۲	" رحمٰن النساء بیگم صاحبہ	۳۵
۱۳	" حسن آرا بیگم صاحبہ	۳۴
۱۴	" سیدہ امۃ الحی صاحبہ	۴۰

سونگھڑہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم صداقت احمد صاحب خاں	۴۳
۲	" میر محمود احمد علی صاحب	۵۴
۳	" سید انوار الدین صاحب	۳۹
۴	" سید فضل منعیم صاحب	۴۴
۵	" سید رشید احمد صاحب	۵۵
۶	" بشارت احمد خانصاحب	۶۰
۷	مکرمہ منصورہ خاتون صاحبہ	۵۸

مدراس

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد احمد اللہ صاحب	۵۴
۲	" الیس رمضان علی صاحب	۳۸
۳	" منصور احمد صاحب	۵۱
۴	" خلیل احمد صاحب	۶۰
۵	" محمد عصمت اللہ صاحب	۴۳
۶	" عبدالعزیز صاحب	۳۹
۷	" عبدالمجید صاحب	۵۲
۸	" محی الدین صاحب تمیم	۴۸
۹	" محمد صالح صاحب	۳۳
۱۰	" محمد رفیق صاحب	۴۵
۱۱	" شریف احمد صاحب	۴۴
۱۲	" عبدالحق صاحب	۴۲

کلکتہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد شمیم صاحب	۴۹
۲	" محمد اسماعیل صاحب	۴۰
۳	" محمد ادریس خاں صاحب	۳۸
۴	" عبدالغفور صاحب	۳۷
۵	" غلام حیدر خاں صاحب	۴۱
۶	مکرمہ بشریٰ جبین صاحبہ	۳۳
۷	" بشارت جہاں صاحبہ	۳۵

ترکپورہ - کشمیر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم بشیر احمد صاحب دانی	۴۰
۲	" غلام محی الدین صاحب دانی	۳۹

(باقی)

درخواست دعا: برادرم مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کینیڈا کو گذشتہ دنوں بندش پیشاب کی تکلیف ہوئی تھی۔ اپریشن کرایا جو کامیاب ہوا۔ اب کمزوری کافی ہے اور پیشاب کرتے وقت کبھی کبھی خون بھی جاری ہو جاتا ہے۔ ٭

٭ احباب جماعت برادرم موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ مرزا منور احمد درویش۔

اعلانات نکاح

جلسہ سالانہ قادیان کے مبارک موقع پر مورخہ ۲۷ دسمبر ۷۶ء کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے خطبۂ مسنونہ کے بعد مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اور ایجاب و قبول کے بعد اجتماعی دُعا کرائی:۔

(۱)۔ مسماۃ امۃ الکریم صاحبہ بنت مکرم مستری محمد دین صاحب درویش قادیان کا نکاح بعوض چار ہزار روپے حق مہر، مکرم سید عبد النقی صاحب ولد مکرم سید وسیم الدین صاحب ساکن برہ پورہ بھاگلپور کے ساتھ۔

(۲)۔ مسماۃ امۃ الکبیر صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش قادیان کا نکاح بعوض ایک ہزار روپے حق مہر مکرم محمد افضل صاحب شاہد ولد مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب ساکن گوجرہ ضلع لائلپور کے ساتھ۔

(۳)۔ مسماۃ کشور احمد صاحبہ بنت مکرم شاہ خورشید احمد صاحب ساکن ارول کا نکاح بعوض گیارہ ہزار روپے حق مہر، مکرم سید محمود احمد صاحب ولد مکرم سید فضل احمد صاحب ساکن ادرین کے ساتھ۔

(۴)۔ مسماۃ امۃ البصیر صاحبہ بنت مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد کا نکاح بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر، مکرم منصور احمد صاحب ولد مکرم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم ساکن یادگیر کے ساتھ۔

عزیزہ امۃ البصیر صاحبہ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضؓ کی نواسی اور عزیزم منصور احمد صاحب آپؓ کا پوتا ہے۔ فریقین کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپے اعانت بدر اور ۲۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے گئے۔ جزاھم اللہ (محمد نعمت اللہ غوری یادگیر)

(۵)۔ مسماۃ عالیہ پروین صاحبہ بنت مکرم سید جہانگیر علی صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد کا نکاح بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر، مکرم محمود احمد خانصاحب ولد مکرم سردار محمد خانصاحب ساکن حیدرآباد کے ساتھ۔

مکرم سید جہانگیر علی صاحب نے اعانت بدر میں ۲۵/- روپے اور شکرانہ فنڈ میں ۲۵/- روپے ادا کئے ہیں جزاھم اللہ۔ (منیجر بدر)

(۶)۔ مسماۃ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم اکبر حسین صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح بعوض سات ہزار روپے حق مہر، مکرم حبیب احمد صاحب ولد مکرم کمال الدین احمد صاحب کے ساتھ۔ فریقین کی طرف سے اعانت بدر و شکرانہ فنڈ میں ۵/- ۵/- روپے ادا کئے گئے ہیں۔ جزاھم اللہ۔ (منیجر بدر)

(۷)۔ مسماۃ شوکت پروین صاحبہ بنت مکرم محمد منصور احمد صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح بعوض اکیس سو ۲۱۰۰ روپے حق مہر، مکرم انیس احمد صاحب غوری ولد مکرم محمد امام صاحب غوری کے ساتھ۔

(۸)۔ مسماۃ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حسن محمد صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ کا نکاح بعوض اکیس سو ۲۱۰۰ روپے حق مہر، مکرم حمید احمد صاحب غوری ولد مکرم محمد امام صاحب غوری کے ساتھ۔ اعانت بدر میں مبلغ ۱۰/- روپے ادا کئے گئے۔ جزاھم اللہ تعالےٰ۔

(محمد انعام غوری قادیان)

(۹)۔ مسماۃ رحیمہ بانو صاحبہ بنت مکرم فضل محمد صاحب مرحوم ساکن یادگیر کا نکاح بعوض مبلغ پندرہ ۱۵۰۰ صد روپے حق مہر، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر ولد مکرم فیض احمد صاحب شحنہ ساکن قادیان کے ساتھ۔

برادرم مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر۔ نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ حیدرآباد دکن کے پوتے ہیں۔ فریقین کی طرف سے پانچ، پانچ روپے اعانت بدر۔ شکرانہ فنڈ اور درویش فنڈ میں ادا کئے گئے۔ جزاھم اللہ۔

(محمد انعام غوری قادیان)

(۱۰)۔ مسماۃ اختر خاتون صاحبہ بنت مکرم محمد شاہجہان صاحب ساکن مانک چک ضلع مرشد آباد کا نکاح بعوض مبلغ ۹۹۹ روپے حق مہر، مکرم مرزا شمس العالم صاحب ولد مکرم عبد القیوم صاحب سکنہ ہرہری کے ساتھ۔

(۱۱)۔ مسماۃ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ قمر علی صاحب ساکن کرڈاپلی (اڑیسہ) کا نکاح بعوض مبلغ چار ہزار پچیس ۴۰۲۵ روپے حق مہر، مکرم کرامت احمد خان صاحب ولد مکرم سخاوت احمد خانصاحب ساکن کیرنگ کے ساتھ۔ (منیجر بدر)

(۱۲)۔ مسماۃ فرحت جہاں شاہین صاحبہ بنت مکرم جی ایم نذیر احمد صاحب مرحوم سکنہ سکندرآباد کا نکاح بعوض ایک ہزار روپے حق مہر، مکرم منصور احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب مرحوم ساکن شیموگہ کے ساتھ۔

مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر اور مبلغ ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے گئے ہیں۔

خاکسار۔ جی ایم لطف اللہ سکندرآباد۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مذکورہ تمام رشتوں کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے آمین۔

(۱۳)۔ مورخہ ۲۷ نومبر ۷۶ء کو مسماۃ شاہدہ خاتون صاحبہ بنت مکرم خلیق احمد صاحب قریشی ساکن بریلی کے نکاح کا اعلان، مکرم محمد مبشر صاحب ولد مکرم قریشی محمد یوسف صاحب آف ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر کے عوض خاکسار نے کیا۔

اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اور ۲۸ نومبر کو دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ (مکرم محمد مبشر صاحب اس وقت ملازمت کے سلسلہ میں امریکہ میں مقیم ہیں۔) احباب اس رشتہ کے فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم خلیق احمد صاحب قریشی نے اس خوشی کے موقعہ پر شادی فنڈ میں ۲/- روپے شکرانہ فنڈ میں ۲/- روپے اعانت بدر میں ۱۰/- روپے ادا کئے گئے ہیں جزاھم اللہ۔

خاکسار۔ عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ۔

(۱۴)۔ مورخہ ۱۳ دسمبر ۷۶ء کو مکرم مولوی عبد الواحد صاحب صدر جماعت احمدیہ آسنور نے مسماۃ نسیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب ڈار مرحوم کے نکاح کا اعلان مکرم حمید اللہ صاحب گنائی ساکن رشی نگر کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر کے عوض کیا۔ مکرم حمید اللہ صاحب گنائی نے اس خوشی کے موقع پر ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ۔ خاکسار۔ عبد الحکیم سیکرٹری مال آسنور۔

(۱۵)۔ مورخہ ۱۸/۱۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرم یوسف الدین منصور احمد صاحب آف محبوب نگر کا نکاح محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب آف چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر کے ہمراہ بعوض مبلغ ۲۶۰۰/- روپے پڑھایا۔ احباب سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ نصیر احمد خادم چنتہ کنٹہ۔

(۱۶)۔ مورخہ ۱۲ دسمبر ۷۶ء کو مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے مسماۃ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم ساکن حیدرآباد کے نکاح کا اعلان مکرم محمد عبد القادر صاحب ولد مکرم حیدر علی صاحب ساکن حیدرآباد کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار ایک روپے حق مہر کے عوض کیا۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضؓ کی نواسی ہیں۔

اس خوشی کے موقع پر مبلغ ۱۵/- روپے اعانت بدر اور ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے گئے جزاھم اللہ۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار۔ محمد ادریس ابن مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم یادگیر۔

(۱۷)۔ مورخہ ۱۶ نومبر ۷۶ء کو بعد نماز عصر مسماۃ قمر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم عظیم الدین صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان مکرم محمد اکبر صاحب ولد مکرم محمود احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ ۹۲۵/- روپے حق مہر کے عوض خاکسار نے کیا۔

مکرم محمد اکبر صاحب نے شکرانہ فنڈ میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ۔

مورخہ ۱۷/۱۱ کو موصوف نے دعوتِ ولیمہ دی۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار۔ محمود احمد عجب شیر تیما پور۔

(۱۸)۔ مورخہ ۱۹ دسمبر ۷۶ء کو مسماۃ حسینہ بانو صاحبہ بنت مکرم شریف الدین صاحب دانی ساکن ترک پورہ کے نکاح کا اعلان مکرم بشیر احمد صاحب دانی کے ساتھ مبلغ پندرہ ۱۵۰۰ صد روپے حق مہر کے عوض خاکسار نے کیا۔

اس خوشی کے موقع پر فریقین نے شادی فنڈ میں ۲۰/- روپے، شکرانہ فنڈ میں ۴/- روپے اعانت بدر میں ۱۰/- روپے اور ہدیہ نکاح فارم کے طور پر ۶/- روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ محمد عبد اللہ فرخ مبلغ سلسلہ بانڈی پورہ۔

(۱۹)۔ مورخہ ۲۲ دسمبر ۷۶ء کو مکرم مولوی احمد شاہ صاحب نے مسماۃ نسیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام محمد صاحب گنائی کے نکاح کا اعلان مکرم محمد رفیق صاحب بٹ ولد مکرم محمد عبد اللہ صاحب بٹ ساکن رشی نگر کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپے حق مہر کے عوض کیا۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب اس رشتہ کے فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم محمد رفیق صاحب نے اس خوشی کے موقع پر ۶/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ۔ خاکسار۔ عبد السلام لون سیکرٹری مال رشی نگر۔ (کشمیر)

احبابِ جماعت کی ذمہ داریاں (بقیہ صفحہ ۲)

اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں گے تو پھر جو کمی رہ جائے گی اسے وہ خود پورا کر دے گا۔"

پس یہ ہے وہ عظیم نشانہ جسے پورا کرنے کے لئے جماعت کے ہر فرد نے اپنی ذمہ داری کو کما حقہٗ سمجھنا ہے اور پھر اپنی پُرخلوص قربانیوں کے ذریعہ اس طرح آگے بڑھتے چلے جانا ہے کہ جب یہ سال پورا ہونے والا ہو تو ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ مطمئن ہو کہ جہاں تک میرے بس میں تھا مَیں نے اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی استعداد کے مطابق خدمت و اشاعت دین میں اپنا حصہ ڈالا۔ خدا کرے کہ میری سعی بارگاہ ربّ العزت میں اس طرح پر مقبول ہو کہ جو کمی رہ گئی ہے وہ مطابق ارشاد حضرت امام ہمام خدا تعالیٰ اپنے فضل اور کرم کے صدقے خود ہی پورا کردے —!!

پس اے ہمارے سچے آسمانی آقا تو ہمیں ایسی توفیق دے کہ تیرے دین کے لئے ہم ہر طرح کی قربانی پیش کر سکیں اور ہماری یہ حقیر قربانیاں تیرے حضور مقبول بھی ہو جائیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ❁

اظہارِ تشکّر

امسال ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوا۔ اور سرکاری چھٹیاں ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو تھیں۔ ہمارے درجنوں غیر ملکی مہمان ایسے تھے کہ جن کے پاس غیر ملکی کرنسی تھی اور جس کو تبدیل کرنا ضروری تھا۔ ان کی آسانی کے لئے مقامی سٹیٹ بنک کے عملہ نے تعاون کرتے ہوئے باوجود تعطیل ہونے کے اپنی ذمہ داری پر ہمارے دفتر میں مورخہ ۲۷/۱۲/۷۶ کو ایک کاؤنٹر کھول کر ہمارے مہمانوں کو سہولت پہنچائی جس کے لئے وہ ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:

عبد القدیر ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

اعلان نکاح :- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳ دسمبر ۱۹۷۶ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں میرے بیٹے عزیزم محمد شفیق کے نکاح کا اعلان بیس ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ امۃ الرحیم باری بنت مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف سے فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے مبارک کرے آمین

خاکسار: محمد رفیق احمدی۔ بلیک برن (انگلستان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی چپل پروڈکٹس ←→ آپ کا اپنا
پائیدار بہترین ڈیزائن پیر
مکھنیا بازار کانپور ۲/۴۹
KANPUR.
لیدر سول در بر شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات!
۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دل آویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاوسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔
خط و کتابت کا پتہ:-
The Kerala Horns Emporium
TC. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
Pin. 695009
PHONE NO: 2351
P.B. NO: 128
CABLE:- "CRESCENT"

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر و منظور احمد صاحب بی۔اے

بابت چندہ تحریکِ جدید

جملہ عہدیداران و احباب جماعت احمدیہ صوبہ بہار کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ و مکرم منظور احمد صاحب بطور انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۲۰ جنوری سے وصولی وعدہ جات و چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں لہٰذا عہدیداران جماعت سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے کما حقہٗ تعاون فرماتے ہوئے وصولی کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	ایام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۰/۱/۷۷
آرہ	۲۱/۱/۷۷	۱	۲۲
پٹنہ	۲۲	۱	۲۳
اردل	۲۳	۱	۲۴
گیا	۲۴	۱	۲۵
بھاگلپور۔ برہ پورہ	۲۵	۲	۲۷
ادرین	۲۷	۱	۲۸
غازی پور۔ بلاری	۲۸	۳	۳۱
پکوڑ	۳۱/۱/۷۷	۱	۱/۲/۷۷
مونگھیر	۱/۲/۷۷	۱	۲
دمکا۔ بانکا	۲	۲	۴
مظفرپور	۴	۱	۵
رانچی۔ سملیہ	۵	۲	۷
چائے باسہ	۷	۱	۸
جمشید پور	۸	۲	۱۰
موسٹی بنی۔ ہوجھنڈار	۱۰	۳	۱۳/۲/۷۷

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی کی وفات!

یہ خبر گہرے رنج و غم کے ساتھ سُنی گئی کہ مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مورخہ ۶ جنوری ۱۹۷۷ء کو لکھنؤ میں ۸۶ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۵ مرحوم ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے آخر خدا کی تقدیر پوری ہوئی۔ آپ ان معتدل مزاج علماء میں سے تھے جن کا قلم ہمیشہ ہی جماعت احمدیہ کے بارہ میں محتاط رہا۔ آپ نے دیگر سطحی علماء کی طرح نہ صرف جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگانے سے گریز کیا بلکہ جماعت کی عالمگیر تبلیغی مساعی اور اشاعت و خدمتِ قرآن کو سراہا اور بسا اوقات اپنے مخصوص انداز میں احمدیہ جماعت کی اسلامی خدمات کا مؤثر رنگ میں تذکرہ کرکے دیگر اسلامی فرقوں کے علماء کو غیرت دلائی۔ آپ ایک جید عالم اور مفسر قرآن تھے۔ ہفت روزہ سچ اور اس کے بعد صدق جدید آپ ہی کی ادارت میں شائع ہوتا رہا۔ آپ کے شذرات بیشتر اخبارات میں نقل ہوتے۔ اور آپ کی رائے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ افسوس کہ آپ کی یادگار کوئی نرینہ اولاد نہیں۔ البتہ چار لڑکیاں ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو اپنے بزرگ باپ کا صحیح معنوں میں جانشین بننے کی توفیق دے۔

○

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!!
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.

ضروری تصحیح بسلسلہ انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

برائے سال ہجرت/مئی ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء تا شہادت/اپریل ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے آئندہ سہ سالہ انتخابات کے بارہ میں کارروائی کرنے کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے اخبار بدر کی گزشتہ اشاعتوں میں اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں ایک ضروری نوٹ شائع ہونے سے رہ گیا ہے اور وہ نوٹ یہ ہے :-

کہ "مجلس مشاورت (ہجرت ۱۳۴۹ ہش / ۱۹ء) کے فیصلہ اور سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق آئندہ انتخابات میں امیر اور صدر کے عہدہ کے لئے صرف ایسے شخص کا نام پیش ہو سکے گا جس کو قرآن کریم باترجمہ آتا ہو۔"

نیز موجودہ امراء اور صدر صاحبان کے نام دوبارہ صرف اسی صورت میں پیش ہو سکیں گے کہ ان کو قرآن کریم باترجمہ آتا ہو اور انہوں نے اپنے وقت میں جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصدی احباب جماعت کے لئے قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کر دیا ہو۔ علاوہ ازیں دوسرے عہدیداران جماعت کے لئے بھی ضروری ہوگا کہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں۔ بصورت دیگر ان کا نام کسی عہدہ کے لئے پیش نہیں ہو سکے گا۔

(۲) چونکہ قبل ازیں نظارت ہذا کی طرف سے مجلس مشاورت کے مندرجہ بالا فیصلہ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کے بارہ میں بذریعہ سرکلر لیٹرز اور بذریعہ اخبار بدر بار بار احباب جماعت اور عہدیداران جماعت کو مطلع کیا جا چکا ہے اور ان ارشادات پر عمل کرنے کے لئے گزشتہ تین سال کے عرصہ میں موجودہ عہدیداران کو کافی وقت مل چکا ہے لہٰذا نئے انتخابات کراتے وقت ان شرائط اور ارشادات کی پابندی کرائی جانی از حد ضروری ہے۔

(۳) نیز انتخابات کے بارہ میں رپورٹ بھجواتے وقت صدر اجلاس کی طرف سے تحریری طور پر یہ اطلاع دی جانی ضروری ہے کہ انتخابات کی کارروائی کرتے وقت ان ارشادات کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔

(۴) موجودہ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنی جماعت کے نئے عہدیداران کے انتخاب کی رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ مئی ۱۹۷۷ء سے پہلے پہلے نئے انتخابات کی منظوری دی جا سکے۔

اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

نئے سال کے وعدہ جات چندہ تحریک جدید!

فوری توجہ کی ضرورت!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چندہ تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز فرماتے ہوئے، نشانہ بڑھا کر مقرر فرمایا ہے اور امید ظاہر فرمائی ہے کہ احباب اس کو پورا کر دکھائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اکثر جماعتوں کے وعدے موصول ہو چکے ہیں اور ان جماعتوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر اخلاص کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے اپنے وعدوں میں اضافہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو دینی برکات سے نوازے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :-

"ہر سال ہمارے وعدے پہلے سے کچھ زائد ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم ایک جگہ ٹھہرنے والی جماعت نہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ آئندہ سال ہمارے وعدے پچھلے سال یعنی جو گزر رہا ہے۔ اس کے وعدوں سے زائد ہو جائیں۔"

امید ہے کہ باقی جماعتیں بھی اسی طرح بشاشت کے ساتھ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اضافہ کے ساتھ جلد از جلد اپنے وعدوں کو پیش کریں گے۔

اللہ تعالےٰ سب کو اس مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مالی سال کی آخری سہ ماہی اور احباب جماعت کا فرض!

موجودہ مالی سال کے ۹ ماہ گزر رہے ہیں اور آخری سہ ماہی عنقریب شروع ہونیوالی ہے جملہ سیکرٹریان مال کی خدمت میں آٹھ ماہ کے نسبتی بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن کے متعلق ذاتی چٹھیاں بھجواتے ہوئے انہیں وصولی کے کام کو بہتر بنانے کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے توجہ دلائی جا چکی ہے۔ متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے ابتدائی آٹھ ماہ کی وصولی پچاس فیصدی سے بھی کم ہوئی ہے اور بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جن کی وصولی اور بھی کم ہوئی ہے۔

لازمی چندہ جات کی بروقت ادائیگی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعض تاکیدی ارشادات دوستوں کی توجہ کے لئے درج ذیل ہیں :-

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ لکھوا دیا اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہے۔ یاد دہانی کروائی جا رہی ہے۔ اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہیں اور وعدہ کرنے والا پھر بھی خاموش بیٹھا ہے۔" نیز فرمایا :-

"میں اُن دوستوں کو جن کے ذمہ بقایا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں۔ وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔"

حضور رضؓ کے ارشادات اور مرکز کی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اپنے وعدہ بیعت کو مستحضر رکھتے ہوئے اپنے مالی قربانی کے معیار کو بلند کرے اور اپنی ذاتی ضروریات اور مشکلات کے مقابل پر جماعتی ضروریات کو مقدم رکھتے ہوئے اپنے لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کر کے اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دے ـــــ!

جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ خود بھی اچھا نمونہ پیش کریں اور جماعت کے جملہ احباب کو بھی مؤثر طور پر توجہ دلائیں تاکہ گزشتہ عرصہ کی کمی اور کوتاہی کا ازالہ آئندہ تین ماہ میں ہو کر چندہ جات کی سو فیصدی وصولی ہو سکے۔

اللہ تعالےٰ سب کو اس کی توفیق بخشے اور حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نیک تربیت کا نیک نمونہ!

عزیز محمد حبیب اللہ غوری سلمان ابن محترم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی والدہ محترمہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کہ :-

"احمدی بچے اس موقعہ پر پچاس ہزار روپے پیش کر دیں تو وہ دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے۔" کے پیش نظر ایک دن شام کو اپنے بچوں کو پاس بٹھا کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر احسن پیرایہ میں توجہ دلائی۔ اس پر ان بچوں میں سے عزیز مذکور جس کی عمر ۹½ سال ہوگی نے اپنے جیب خرچ سے پیسے بچانا شروع کئے۔ جب پچاس روپے ہو گئے تو عزیز نے اپنی والدہ کو یہ کہتے ہوئے پیش کیا کہ امی جان، میں نے یہ رقم چندہ وقف جدید کے لئے جمع کی ہے میری طرف سے قادیان بھجوا دیں۔

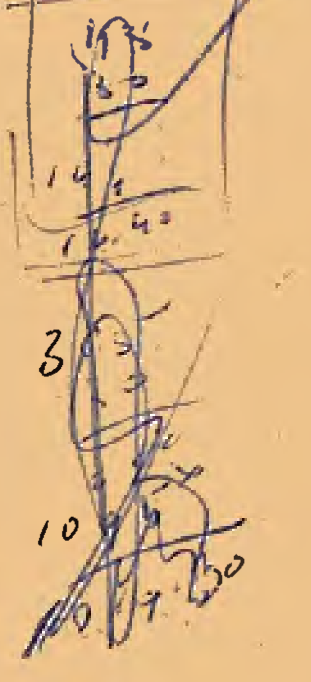

عزیز موصوف کی والدہ نے یہ رقم ارسال کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالےٰ اس جذبہ اور قربانی کو قیاس کے مطابق نہیں بلکہ اپنی شان کریمی کے مطابق قبول فرماتے ہوئے اسے دین و دنیا کی اعلیٰ ترین نعماء سے نوازے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

"ہر احمدی کو اسلام کا سپاہی اور احمدی سپاہی بنانا والدین اور ولی کا فرض ہے پس آپکو چاہیئے کہ اس ضروری اور اہم فرض کی طرف متوجہ ہوں اور وقف جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں تا اللہ تعالےٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں۔"

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان